تصویر

ایک فتنہ

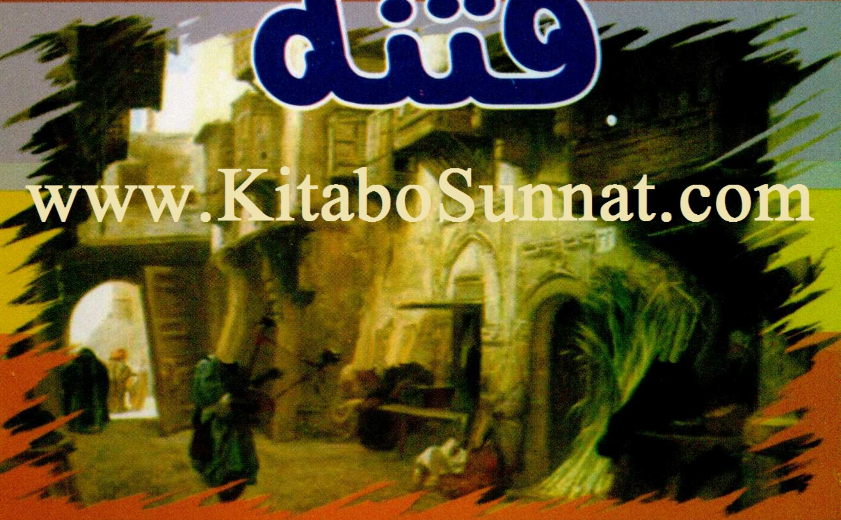

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصویر ایک فتنہ

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظہ

نام کتاب ——— تصویر ایک فتنہ

اہتمام ——— محمد عبد منیب

ناشر ——— مشربہ علم وحکمت

قیمت ——— 75:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون:042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون:042-5717843 0300-8880450

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون:0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست

تصویر ایک فتنہ	7
تصویر کا مقصدِ ایجاد	8
اور سازش پھیل گئی	4
تصویری عذاب اور اس کا پھیلاؤ	9
☆ تصویر کے اثرات	15
ایک تصوراتی چیز	15
خود فریبی	16
جھوٹ کو سچ قرار دینے پر اصرار	16
بے جان معاشرے کی بے روح عکاسی	17
بے نقاب نجی زندگی	18
قتل وجدل کا سبب	18
آزادیِ کار میں رکاوٹ	19
بے حیا عورت بے غیرت مرد	19
☆ تصویر کے متعلق احکامِ شریعت	21

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخلیقِ ربانی کی نقالی	21
رحمت کے فرشتے نہیں آتے	24
غضب کے فرشتوں کی آمد	28
شیطان اور شیطانی چیزوں کے اثرات	30
شخصیت پرستی	31
شہرت پسندی	31
مغضوب اقوام کی تقلید	35
کفرانِ نعمت	36
مصور کا انجام	40
غیر محرم کی تصویر دیکھنے کا حکم	44
☆ تصویر کو جائز کہنے والوں کا محاسبہ	49
عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں	49
ایک اور بودی دلیل	51
سلیمان علیہ السلام کی تماثیل	54
پردے، چادر اور تکیے پر تصویر	59
عکس اور نقش کی بحث	66
تصویر کے بغیر گزارہ نہیں	70

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ معاشرہ اور تصویر	75
تعلیم وتدریس میں تصویر	75
اشتہارات اور تصویر	78
ذوقِ خودنمائی اور تصویر	80
درزی کی دکان اور مجسمے	82
تقریبات اور تصویر	83
اخبارات ورسائل اور تصویر	85
بچوں کے ملبوسات اور تصویر	87
سیاست اور تصویر	90
کرنسی نوٹ، شناختی کارڈ اور ٹکٹ پر تصویر	92
دین کی تبلیغ اور تصویر	94
جائز تصویریں	101
کرنے کا کام	103
جہاں تصویر ہو وہاں جانے سے گریز	106

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۚ

وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ

”اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم
کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں
اس سے رُک جایا کرو“

سُوْرَۃ الحشر ۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر ایک فتنہ

اللہ تعالیٰ بدیع العالمین بھی ہے اور رب العالمین بھی ...... اس نے کائنات میں موجود ہر چیز کو خدوخال بخشے، سب کو اپنے اپنے وجود میں انفرادیت کا حسن، رنگوں کا تنوّع، مزاج کا اختلاف، قدوقامت کی نیرنگیاں، سمع و بصر کا اپنا اپنا نظام، اپنی اپنی جسمانی نرمی یا سختی، مائعاتی یا گیسی حالت، توانائی کی اپنی اپنی کمیت و کیفیت بخشی۔ یہ سب کچھ اتنا حیرت انگیز ہے کہ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں:۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ .

"پس پاک ہے اللہ سب سے بہتر تخلیق کرنے والا۔"

ان میں افضل مخلوق انسان ہے، اسے دوسری تمام اشیاء کے مقابلے میں قوتِ توہم ...... قوتِ تفکر ...... قوتِ تذکر ...... عطا کی گئی ...... سمع و بصر ...... اخذ و قبول ...... علم و خبر اور عقل و فکر کا اثاثہ دیا گیا۔

ان قوتوں کا استعمال کیسے کرنا ہے؟ یہ سمجھانے کے لیے ہر خطے اور ہر قوم میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے ...... حتیٰ کہ خاتم الانبیاء معلم کتاب و حکمت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسوۂ حسنہ کے ذریعے ان قوتوں کا استعمال اتنے آسان انداز میں سمجھا دیا کہ ایک بچہ بھی آسانی سے سمجھ سکے۔

تصویر کا مقصدِ ایجاد:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دوسری مخلوقات پر قوتِ تسخیر عطا فرمائی، ہر چیز کو انسان کا خدمت گار بنایا لیکن ایک مخلوق نے انسانی اعزاز کو ازراہِ حسد و تکبّر ماننے سے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں وہ اللہ کے ہاں مردود ٹھہرا ...... اور انسان کا چوبیس گھنٹے کا کھلم کھلا دشمن ...... یہ دشمن نادیدہ بھی ہے اور عیّار اور شاطر بھی ...... اس نے انسان پر سب سے پہلے جو دو حملے کیے اس کا تعلق انسان کے انفرادی عمل سے تھا یعنی شجرِ ممنوعہ کا پھل کھانا اور بھائی کا قتل ...... انسان سے اجتماعی طور پر دشمنی کرنے کے لیے اس نے سازش کا جال انتہائی عیّاری سے بُنا ...... چند نیک انسان جو وفات پا چکے تھے۔ ان کی یاد کو انسان کی قوتِ تخیل میں نقش کر دیا۔ جس کے نتیجے میں انسان نے مشرکانہ جرم کا ارتکاب کیا اور ان مردہ انسانوں کے مجسّمے تراش لیے۔

سازش پھیل گئی:

شیطان نے انسان سے مجسّمہ سازی کے ذریعے دولتِ ایمان چھیننے کا حربہ اختیار کیا۔ کچھ لوگ اس حربے کی زد میں آ گئے اور وہ شرک کی دلدل میں جا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ انسان کے ساتھ ساتھ رہی ہے اور رہے گی...... اللہ تعالیٰ نے نورِ وحی دے کر اپنے رسول مبعوث کیے ......جس کی وجہ سے اللہ کے مخلص بندے......اس شیطانی سازش سے محفوظ رہے لیکن شرک کی بنیاد رکھ دی گئی، راستہ سُجھا دیا گیا تھا۔ شیطان تصویر کشی اور مجسّمہ سازی کا جال پھیلانے میں مصروف رہا، اس کی یہ سازش کتنی کامیاب رہی؟

جیب میں رکھے ہوئے نوٹ اور سکّے ...... خطوط پر چسپاں ٹکٹ ...... کپڑے...... جوتے...... پنسل...... قلم...... درسی کتب...... اخبارات وجرائد...... کیلنڈر...... خوردنی اشیاء کے پیکٹ ...... دستانے ...... کھیلوں کا سامان ......بس ......کار...... ویگن...... فرش...... دیوار...... پردہ سکرین کے ذریعے دیکھا جانے والا میڈیا غرض سب اس شیطانی سازش کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔

تصویری عذاب اور اس کا پھیلاؤ:

جس طرح قوم فرعون پر مینڈک، ٹڈی، سُسری، اور خون کا عذاب نازل ہوا تھا۔ اسی طرح آج تصویر کا عذاب ہم نے خود اپنے آپ پر مسلّط کر لیا ہے۔ ہم بصد شوق پتھر، کانچ، موم، پلاسٹک، لکڑی، چینی اور مٹی کی بنی ہوئی تصاویر اور مجسمے خرید کر گھروں اور دیواروں پر سجاتے ہیں، زرِ کثیر کے عوض شیطانی چرخہ خریدتے ہیں۔ اس حسین بت کو نمایاں جگہ پر رکھتے ہیں۔ صبح سویرے جب اللہ کی رحمت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹ رہی ہوتی ہے، جب قرآن حکیم کی تلاوت کا وقت ہوتا ہے۔ جب پرندے بھی تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں۔ ہم اس شیطانی چرخہ (ٹی وی) کو آن کرتے ہیں۔ سکرین پر مرد اور عورت کی بے حجاب تصاویر ہمارے مسلمان ہونے پر ہمارا منہ چڑا رہی ہوتی ہیں اور ہم اس کے سامنے یوں جم کر بیٹھتے ہیں جیسے بت کے سامنے پجاری۔ صرف یہی نہیں ہر فرد، ہر ادارہ اس تصویری عذاب کو پھیلانے میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

ملبوسات کے نئے انداز، ڈش پکانے کا مقابلہ، سویاں کھانے کا مقابلہ، فلمی ترقی کی رفتار، اداکاروں کی مصروفیات، کھیلوں کا جائزہ، نئی نسل آمنے سامنے، میک اپ شخصیت کی دلکشی کا باعث، ٹیبلوشو، کارٹون کہانی، تصویری مقابلہ، میاں بیوی سے انٹرویو، قومی راہنماؤں کی مصروفیات ...... اور اس قسم کے بے گنت، بے مقصد، آوارہ مزاج عنوانات سے اپنا سو فی صدی حصہ تصویر کشی کی لعنت میں ڈالتے ہیں اور پھر بڑے دھڑلے سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم قوم کی خدمت کرتے ہیں۔

مصنوعاتی ادارے تصویری اشتہارات کی بیساکھیاں لیے...... جھوٹے چہرے دکھا کر...... کھوٹا مال بیچنے اور ہاتھ کا میل بٹورنے میں مصروف ہیں اور پھر طرّہ یہ کہ ہر اشتہار کے ساتھ نیم برہنہ صنفِ نازک کا رنگین چہرہ ضرور دکھایا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطن کے نونہالوں کو فینسی ڈریس شو، ڈرامہ، میوزک، رقص، اور مصوری کے ذریعے ہیر رانجھا بننے کا ہنر سکھایا جا رہا ہے۔ انہیں ٹافیاں بسکٹ، چاکلیٹ کھانے کے ساتھ ساتھ بھارتی فلم ایکٹروں اور کرکٹروں کی تصاویر سے محبت کا زہر بھی گھول گھول کر پلایا جا رہا ہے۔

ان کی نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کی تصویر دکھائی جاتی ہے تا کہ ان میں جذبۂ شہرت پیدا ہو اور وہ کسی کام کو خلوص سے کرنے کے بجائے شہرت کمانے کے لیے اختیار کریں۔ امتحان میں کامیاب ہونے والوں کی تصاویر اخبارات میں دی جاتی ہیں۔ تصویروں کا البم تیار کیا جاتا ہے۔

تقریب اسلام کے نام پر ہو یا غیر اسلامی ...... قومی ہو یا انفرادی ...... سب کا آغاز تصویری دعوتی کارڈوں سے ہوتا ہے اور مووی کیمرے کی حسین کارکردگی پر ختم ہوتا ہے۔

سیاست میں شہرت حاصل کرنے اور مقبولِ عام بننے کے لیے بڑے بڑے پورٹریٹ چوراہوں اور سڑکوں پر نصب کیے جاتے ہیں تا کہ عوام سے ووٹ کی بھیک مل سکے۔ مصلحت کے نام پر دینی جماعتیں بھی تصویر کے ذریعے ووٹ حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

معاشرہ تصویر سازی اور مجسمہ سازی کے بنیادی کرداروں کو باعزت مقام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نام سے نوازتا ہے۔ اسے نجی اداروں اور حکومت کی طرف سے بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اسے فنکار کا نام دیا جاتا ہے۔ مصور صاحب آیات اور احادیث کو مصوّر پیش کر کے بزعمِ خود اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں ...... اور تصویر کے بارے میں اسلام کی سچی تصویر پیش کرنے والوں کو تنگ نظر مُلّا کا طعنہ دیا جاتا ہے، اسلام کو وسیع مذہب قرار دے کر تصویر کو جائز منوانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

خالقِ مطلق کو بھلا دینے کا سبب:

اللہ تعالیٰ کی تخلیقات اس کی توحید کا ایک ایسا ثبوت ہیں جسے دنیا کا کوئی فلسفی کوئی دانش ور، کوئی محقق، اور بڑے سے بڑا ملحد اور آوارہ گرد بھی جھٹلا نہیں سکا پھر وہ اپنی رعنائی، تناسب، صلاحیت، کارکردگی، اور نیرنگی میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ چنانچہ اس بدیع العالمین ہی کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی تسبیح و تحمید کر کے اعترافِ عجز کیا جائے اور اس کے سامنے اپنی من پسندی کو قربان کر دیا جائے لیکن مجسمہ سازی اور مصوری دیکھ کر انسانی ذہن اس کے بنانے والے کی طرف مڑ جاتا ہے۔ وہ انسانی ہاتھ کی یہ گھٹیا، بے جان، بدہئیت تصویریں اور مجسمے بنانے والے کی تعریف کرنے لگتا ہے۔ وہ اپنی تحریروں اور سفری روددادوں میں انہی کی عظمت کے گن بیان کرتا ہے۔ اس کی نظر میں مائیکل انجلو، پکاسو، مانی، صادقین اور چغتائی کا آرٹ کھب جاتا ہے۔ نتیجے کے عجائب گھر اور آرٹ گیلریاں تو آباد ہو جاتی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لیکن آیاتِ الٰہیہ پر غور وفکر کرنے والے کم ہو جاتے ہیں۔ حتّٰی کہ گھر، چوراہے، معبد، بازار، حتّٰی کہ فطری حسن سے آراستہ مقامات پر بھی آرٹ کے شرکیہ، بے جوڑ اور بھدے پیوند لگا کر آیاتِ الٰہیہ کا حسن گہنا دیا جاتا ہے۔ انسان یہ گھٹیا کام کر کے بزعمِ خود یہ فخر محسوس کرتا ہے کہ اس نے فطری حسن کو مزید حسین بنا دیا ہے حالاں کہ وہ اللہ کا منع کردہ کام کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تخلیق کو نامکمل ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان جس قدر فطرت کے قریب رہتا ہے اور فطری چیزوں کو جتنا زیادہ ان کی اپنی اصل ہئیت پر رکھ کر انہیں دیکھتا اور استعمال کرتا ہے انسان کا اسی قدر اصل خالق اور مالک سے رشتہ وتعلق استوار ہوتا ہے۔ یہی وہ سعادت مند ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (آلِ عمران: ۱۹۰،۱۹۱)

بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں، جو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو پاک ہے، ہمیں تو قیامت کے دن آگ کے عذاب سے بچالے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تصویر کے اثرات

اسلام ایک مانی ہوئی صداقت ہے۔ جسے گمراہ یا نسلی مسلمان چاہے کتنا ہی دھندلانے کی کوشش کرے اور اس کی شفا بخش تعلیم پر عمل کرنے والوں کو تنگ نظر یا بنیاد پرست کا طعنہ دے...... اسلام کی تعلیمات کی افادیت، برکات اور منافع اپنی جگہ پر مسلّم ہیں...... تصویر کو اسلام کیوں اور کس طرح ناجائز قرار دیتا ہے اس سے قبل آیئے دیکھیں کہ ایک عمومی معاشرے پر تصویر کون سے مضر اثرات مرتّب کرتی ہے۔

تصویر ایک تصوّراتی چیز:

تصویر کے ساتھ انسان کا جذباتی لگاؤ ہوتا ہے۔ چاہے یہ لگاؤ مذہبی عقیدت و ارادت پر مبنی ہو یا کسی صاحبِ قرابت کی یادوں کا ہار...... کسی محبوب شخصیت کی فریفتگی ہو یا تصویر کی اپنی خوبصورتی کا جال...... بہرحال تصویر ایک بے حس بت، ایک جامد خاکہ، ایک بے آواز مجسمہ، ایک بے روح نقش، ایک تصوّراتی ہیولا ہے...... جو نہ تو جذبات کا جواب جذبات سے دے سکتی ہے نہ ہی آواز و حرکات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے.....غرض تصویر کسی پہلو بھی انسانی جذبات کی تشفی نہیں کرتی۔

خود فریبی:

انسان اپنے ہی تصوّر سے تصویر بناتا ہے اور پھر تصوّر ہی تصوّر میں اس سے اپنے جذبات کا بھی اظہار کرتا ہے۔ خود فریبی کا یہ سحر اس وقت ٹوٹتا ہے جب اس آزری بت خانے کے مجاوروں سے ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں:

بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ.

"بلکہ یہ ان کے بڑے بت نے کیا (ہوگا) اگر یہ بولتے ہیں تو ان سے پوچھ لو۔" (الانبیاء:٦٣)

صاحبِ تصویر شخصیت زندہ ہو یا مردہ، انسان سے بہر حال دور ہوتی ہے لیکن پھر بھی انسان اسے قریب سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو فریب دے کر اس کے سحر میں کھویا رہتا ہے۔

جھوٹ کو سچ قرار دینے پر اصرار:

اشتہار دینے والی کمپنیاں بار بار اشتہار دکھا کر لوگوں کو یہ باور کراتی ہیں کہ فلاں چیز واقعی بڑی خوبصورت، پائیدار، نفع بخش یا سستی ہے، اشتہار دینے والے اور دیکھنے والے سب جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے لیکن اشتہاری کمپنی بار بار اس جھوٹ کو پیش کرتی ہے۔ اسے دیکھ کر اشتہاری چیز کا خریدار جھوٹ کو سچ تسلیم کر لیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صرف یہی نہیں ہر ڈرامائی کردار کی تصویر، ہر سیاسی لیڈر کی تصویر، ہر مشہور شخصیت کی تصویر اس جھوٹ کو عوام سے یہ منوانے پر اصرار کرتی ہے کہ میں سچ ہوں، بالکل سچ، میری طرف دیکھو، مجھے سچ تسلیم کرلو، بار بار دیکھ کر آخر کار انسان اس جھوٹ کو سچ مان ہی لیتا ہے۔

بے جان معاشرے کی بے روح عکّاسی:

جس معاشرے میں انسان سچ کو جھوٹ قرار دینے پر ادھار کھائے بیٹھا ہو۔ جہاں بے روح تصویریں روحوں میں بسیرا کرلیں ...... وہاں اعمال بے روح اور اخلاقی قدریں بے جان ہو جائیں تو تعجّب کی چنداں بات نہیں۔

تصویر اپنے دیکھنے والے، رکھنے والے، اپنے پجاریوں کے عقل و ہوش کو ایسا جکڑتی ہے کہ انسان صاحبِ تصویر شخصیت کے جال سے باہر آ ہی نہیں سکتا۔ انسان کی سوچ، بول چال، اٹھنا بیٹھنا، کھانا، پینا، بناؤ سنگھار ویسا ہی بن جاتا ہے جیسا تصویر کے نقش سے جھلک رہا ہوتا ہے۔ اس کا عمومی ثبوت ٹی وی اور فلم کے مقبولِ عام ہیروؤں اور ہیروئنوں کے اندازِ معاشرت اور طرزِ گفتگو کو ...... ہر چھوٹے بڑے کا تیزی سے اپناتا ہوا رویّہ ہے ...... غرض تصویر اپنے چاہنے والے کا سب کچھ چھین لیتی ہے سوچ، فکر، اسلوب، لہجہ اور آواز تک۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نقاب نجی زندگی:

سیاسی لیڈر، علمائے دین، سماجی کارکن، کھلاڑی، مختلف علوم کے ماہرین، فوجی آفیسرز وغیرہ، سب کی تصاویر دیکھ دیکھ کر لوگ ان کے چہرہ شناس ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں جب یہ باہر نکلتے ہیں تو لوگوں کی نظریں ان کی طرف اٹھنے لگتی ہیں، عوام انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اس طرح ان کی مصروف زندگی میں بے جا دخل اندازی شروع ہو جاتی ہے۔

متحرک تصاویر رہی سہی کسر بھی پوری کر دیتی ہیں۔ متحرک تصویر میں متعلقہ شخص کا لب ولہجہ، رفتار، چہرے کا اتار چڑھاؤ، حرکات وسکنات غرض سب کچھ اس طرح سامنے آ جاتا ہے جیسے حقیقت میں کسی کو دیکھ لیا ہو۔

قتل وجدل کا سبب:

یہ تصویر ہی کا پیدا کیا ہوا شر ہے کہ سرکردہ شخصیات کو اپنی جان بچانے کے لیے حفاظتی گارڈ رکھنا پڑتا ہے۔ وہ عوام سے کٹ کر رہتے ہیں کہ کہیں ان کا کوئی حاسد یا دشمن انہیں موت کے گھاٹ نہ اتار دے۔ کہاں یہ دور تھا کہ مسلمان خلفاء گلیوں، بازاروں، چوراہوں اور خیموں کا بے دھڑک چکر لگاتے رہتے تھے اور کہاں اب یہ حال کہ چاروں طرف سے بند کمرے میں رات کو سونے کے لیے بھی حفاظتی گارڈ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے حقیقت یہ ہے کہ یہی جدل وقتل میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کا بہت بڑا دخل ہے۔ تصویر شہرت کا دورِ حاضر میں سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ شہرت ہی حاسدین پیدا کرتی ہے اور پھر تصویر ہی مطلوبہ شخص کی پہچان کروا کرا سے موت کے منہ تک لے جاتی ہے۔

آزادیِ کار میں رکاوٹ:

سرکردہ شخصیات نہ اچانک کہیں چھاپہ مار سکتی ہیں، نہ رازدارانہ طریقے سے عوام کا حال معلوم کر سکتی ہیں، نہ دفاتر وغیرہ کی حقیقی کارروائی چیک کر سکتی ہیں۔ تصویر کی وجہ سے ان کے چہرے کی پہچان اور سب کا سمجھ جانا کہ یہ فلاں آفیسر ہیں...... اب کوئی بڑھیا ایسی نہیں جو انجانے میں اپنے وقت کے امیر کے سامنے کھڑے ہو کر بے دھڑک اپنے فاقوں کا حال سنائے اور امیرِ وقت کی غفلت کا شکوہ امیر ہی کے سامنے اسے اپنے جیسا عام آدمی سمجھ کر کرے۔

بے حیاء عورت، بے غیرت مرد:

آج کل عورت کی تصویر سب سے زیادہ بک رہی ہے، ہر اخبار اور رسالہ فیشن شو، بوتیک سنٹر، مقابلہ حسن اور فنکاروں کی تصویریں پیش کرنے میں آگے آگے ہے۔ ہر بکنے والی چیز کے ساتھ عورت کی حیا اور مرد کی غیرت بھی بک رہی ہے۔

یہ معاشرے میں عورت کی تذلیل اور بے قدری ہے، جو اسے عورتوں کا مقام دینے اور دلانے کے ٹھیکیدار مغربی معاشرے سے ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ خود

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت اتنی بے حس ہو چکی ہے کہ جو بھی حجاب کی بات کرے اس کے خلاف سڑکوں پر نکل آتی ہے لیکن دو دو پیسوں کی ٹافیوں اور جوتوں کے ساتھ بکنے پر کوئی احتجاج نہیں کرتی بلکہ وہ اسے روشن خیالی کی علامت سمجھتی ہے۔ بے غیرت مرد یہ سب نہ صرف دیکھتا بلکہ وہ خود اس رجحان کا کرتا دھرتا اور شائع کنندہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کے متعلق احکامِ شریعت

قرآن و حدیث کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ تصویر مکمل طور پر حرام اور ممنوع ہے۔ اس کے متعلق تمام مجموعہِ احادیث میں کتاب اللباس میں تفصیلی اور واضح احکام موجود ہیں جن سے تصویر کے ایک نہیں بلکہ بہت سے قبائح کا پتا چلتا ہے۔ زیرِ نظر سطور میں انہی احادیث کو سامنے رکھ کر تصویر سازی میں موجود شرعی ممنوعات و مضرات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

تخلیقِ ربّانی کی نقالی:

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا، ان کے ذمے جو کام تھا وہ ان کے حوالے کیا، اور اس کام کو کرنے کی صلاحیت بھی ان کے اندر رکھ دی۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیقات کی دو قسمیں ہیں۔

① جاندار: جن میں انسان، فرشتے، جن اور حیوانات بھی شامل ہیں۔

② بے جان: جن میں جانداروں کے علاوہ دنیا کی ہر چیز شامل ہے۔

شریعت اسلامیہ نے صرف جانداروں کی تصویر بنانے کو ممنوع قرار دیا ہے،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے جان چیزوں کے نقش ونگار بنانا یا ان کے مجسمے بنانا ممنوع نہیں ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اسی دنیا میں موجود بے جان چیزوں کو مختلف انداز سے استعمال کر کے انسان روزِ اول ہی سے اپنے کام آنے والی چیزیں بناتا چلا آ رہا ہے اور قیامت تک وہ ان چیزوں میں جدت، افادیت اور سہولت پیدا کرتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی چیزیں انسان ہی کی خدمت کے لیے پیدا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کو یہ حق دیا ہے کہ وہ مٹی، پانی، جمادات، نباتات گیس وغیرہ کو جیسے چاہے استعمال کرے۔ ہاں یہ پابندی ضروری ہے کہ وہ ان کو کسی ممنوع و حرام کام کے لیے استعمال نہیں کر سکتا۔ جہاں تک جاندار چیزوں کا تعلق ہے فرشتے اور جنات پر انسان کو اختیار نہیں کہ ان سے کوئی خدمت لے سکے لیکن حیوانات پر اسے خود اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ وہ ان سے حسبِ ضرورت کام لے سکتا ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے بھی جانوروں کا مصرف واضح کر دیا ہے: مثلاً اونٹ، گدھا، خچر سواری اور بار برداری کے لیے، مویشی گوشت اور دودھ کے حصول کے لیے، حلال پرندے گوشت اور انڈوں کے حصول کے لیے مچھلیاں بھی گوشت کے حصول کے لیے ہیں۔ جب کہ بعض جانوروں کے بال، بعض کی ہڈیاں، بعض کی کھال بھی انسان کے بہت سے کام آتی ہے۔

بے جان چیزوں کو ڈھال کر انہیں مختلف شکلیں دینے کا اختیار حاصل ہونے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وجہ سے ان کی تصویر یا مجسمہ یعنی ماڈل بنانا بھی جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جاندار مخلوقات کے تمام حقوق صرف اپنے لیے خاص رکھے ہیں اور انسان کو یہ جازت نہیں دی کہ وہ کسی جاندار مخلوق کا خاکہ بنائے، تصویر بنائے، مجسمہ بنائے، اس کا عکس کیمرے کے ذریعے کھینچ کر محفوظ کر لے۔

نیز نہ تو ان جانداروں کی ہو بہو نقالی کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی ان کی ادھوری نقالی کرنے کی اجازت ہے حتّٰی کہ جاندار چیزوں کے کارٹون بنانا بھی جائز نہیں۔

انسان اور حیوانات کے متعلق اس قدر سختی سے پابندی ہے کہ ان جانداروں کی جو شکل اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اپنی مرضی سے اس میں بھی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ مثلاً چوپاؤں کے کان کاٹ دینا یا انسان کا بھنوؤں کے بال اتارنا، دانت کشادہ کرنا، جسم پر کوئی نقش گودنا، وغیرہ۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: نسوانی بال اور ان کی آرائش)

اگر کوئی اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرتا ہے تو گویا وہ یہ باور کرتا اور کرانا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کی شکل و صورت اچھی نہیں بنائی تھی یا کامل نہیں بنائی تھی۔ نعوذ باللہ یہ گستاخ اور ذلیل انسان اللہ کی تخلق میں تبدیلی کر کے رب کریم کی تخلیق کو مکمل کرنے کی جسارت کرتا ہے۔

اور جو شخص مکمل نقالی کرتا ہے وہ گویا یہ دعویٰ کرتا ہے اور بتانا چاہتا ہے کہ خلاقِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلق کی طرح وہ بھی پیدا کرنے یا بنانے پر قادر ہے، جب کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزِ قیامت ایسا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا اور کہے گا کہ میری طرح اپنی بنائی ہوئی تصویروں اور مجسموں میں جان ڈال کر دکھاؤ۔

ابو زُرعہ کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر (مروان بن حکم کا گھر) میں گیا۔ انہوں نے مکان کی چھت پر ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اس شخص سے بڑھ کر زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے۔ اچھا ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنائیں'' (صحیح بخاری، باب نقضِ الصور:)

جب کہ صحیح مسلم کی ہی دوسری روایت میں ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری پیدا کی ہوئی چیز کی طرح بنانے کا ارتکاب کرے، اسے چاہیے کہ وہ ایک چیونٹی ہی پیدا کر دے یا ایک دانہ گیہوں کا یا ایک دانہ جو کا ہی بنا دے۔ (مسلم، کتاب اللباس)

تصویر کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے:

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کے وقت اٹھے تو چپ چپ تھے۔ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے اس رات آنے اور مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اور انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: قسم اللہ کی آپ دن بھر ایسے ہی (رنجیدہ) رہے۔ اس کے بعد آپ کو خیال آیا کہ ایک کتے کا بچہ ہمارے گھر میں ہے، آپؐ نے اسے نکال باہر کیا۔ پھر آپ نے جہاں وہ کتا بیٹھا تھا اس جگہ پر پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے مجھ سے گزشتہ رات آنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا: جی ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ پھر اسی روز صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کتوں کو قتل کر دیا جائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے باغ (کی رکھوالی کے لیے رکھا گیا) کا کتا بھی قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس: ۲۱۰۵۔ ابوداؤد: ۴۱۵۷)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔ جس میں وہ فرماتی ہیں کہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کا وعدہ کیا لیکن نہیں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں لکڑی تھی، آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور نہ اس کے قاصد وعدہ خلافی کرتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر ادھر دیکھا تو آپ کو چارپائی کے نیچے کتے کا پلا نظر آیا۔ آپ نے فرمایا: عائشہ یہ پلا کب آیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قسم اللہ کی مجھے خبر نہیں کہ یہ کب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے کتے کو باہر نکالنے کا حکم دیا اور اسے باہر نکال دیا گیا تو اسی وقت جبریل علیہ السلام اندر آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں کب سے انتظار میں تھا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ کتا جو آپ کے گھر میں تھا اس نے مجھے روک رکھا تھا، ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ (صحیح مسلم، باب تحریم تصویرِ صورۃ الحیوان)

علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ (ابنِ ماجہ: ۳۶۵۰۔ ابوداؤد: ۲۲۷)

ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔ (ابوداؤد: ۴۱۵۲۔ نسائی: ۲۶۲ من حدیث شعبہ)

ان احادیث سے درج ذیل باتوں کا پتا چلتا ہے:

☆ تصویر یا کتا نبی ﷺ کے مبارک گھر میں ہو تو رحمت کے فرشتے وہاں بھی نہیں آتے۔ غور کیجیے ہم لوگ جو سر سے پیر تک گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، جن کے گھروں میں دنیا نے بن سنور کر ہماری زندگی کو جکڑ رکھا ہے۔ وہاں تصویر کی موجودگی ہو اور پھر ہم یہ سمجھیں کہ رحمت کے فرشتے بھی آتے ہیں یہ ہماری بھول اور بے وقوفی ہے۔

☆ فرشتوں میں سے بھی فرشتوں کے سردار جبریل امین جنہوں نے وعدہ کیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے، کتے کی موجودگی میں وہ بادلِ نخواستہ وعدہ پورا کرنے کے لیے بھی نہیں آئے، رسول اللہ ﷺ کو دن بھر رنجیدہ خاطر ہونا پڑا لیکن تصویر اور کتا فرشتوں کی آمد میں اتنی بڑی رکاوٹ ہیں کہ کتے کا پلّا نکالا گیا تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔

☆ رسول اللہ ﷺ کو جب اس مسئلے کا پتا چلا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو تو آپ ﷺ نے تمام آوارہ کتوں کو قتل کروادیا، صرف وہ کتے رہنے دیے جو کسی بڑے باغ کی رکھوالی کے لیے رکھے گئے تھے۔ اسی پر شکاری کتوں کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ بھی ضرورت کے تحت رکھے جا سکتے ہیں۔ کتوں کو قتل کروا کر آپ نے پوری بستی کو کتوں سے پاک کر کے فرشتوں کی آمد و رفت کو ممکن بنادیا۔

اس دور میں تصویروں کی آج کی طرح بھر مار نہیں تھی ورنہ آپ تصویروں کو بھی کتوں کو قتل کرانے کی طرح ختم کروادیتے تاکہ مسلمانوں کی بستی اور مسلمان کے گھروں میں رحمت کے فرشتوں کے آنے جانے میں کوئی چیز مانع نہ ہو سکے۔

تاہم آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہہ کر بھیجا کہ ہر اونچی قبر برابر کر دی جائے اور ہر تصویر مسخ کر دی جائے۔

چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے تعمیلِ ارشاد کرتے ہوئے یہ کام انجام دیا۔ جب علی رضی اللہ عنہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ خلافت آیا تو انہوں نے ابو الہیاج اسدی کے ذمے یہی کام لگایا۔ (مسلم، کتاب الجنائز:۹۶۹)

ہمارے ہاں اب ہر گھر میں تصویروں کی بھر مار ہے۔ چوراہے، سڑکیں، استعمال کی چیزیں، سکے، نوٹ، غرض ہر چیز تصویروں سے بھری ہوئی ہے۔

اس حالت میں رحمت کے فرشتے نہ ہماری آبادیوں میں آسکتے ہیں اور نہ ہی ہمارے گھروں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ہم نے تصویر کو عام کر کے اللہ کی رحمت کو ناراض کر دیا ہے۔ تبھی تو اولاد نافرمان ہے، رزق میں بے برکتی ہے، نمازوں میں خشوع نہیں، رویوں میں اخلاص نہیں، ہر کوئی ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر اللہ کی رحمت سایہ فگن ہو، ہماری عبادات کے وقت فرشتے نازل ہوں تو ہمیں تصویروں کی گندگی سے اپنے گھر اور اپنی بستیوں کو پاک کرنا ہوگا۔

غضب کے فرشتوں کی آمد:

یاد رہے کہ جہاں تصویر ہو وہاں صرف رحمت کے فرشتے نہیں آتے، غضب و لعنت لے کر آنے والے، روح قبض کرنے والے فرشتے اور شیطان بغیر کسی مزاحمت کے آتے ہیں۔ مفتی محمد شفیع یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جب رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے تو لعنت اور غضب والے فرشتے آئیں گے جس کی وجہ سے نیکی کی توفیق چھن جائے گی، دل سخت ہو جائے گا۔ مزید یہ کہ اگر ایسی جگہ جہاں جاندار کی تصویر ظاہر ہو اور وہاں موت آ جائے تو انسان کو وہاں سکرات کے وقت بہت مشکل ہوتی ہے کیونکہ رحمت کے فرشتے نہیں آتے بلکہ غضب کے فرشتے آتے ہیں اور شیاطین مورتی اور تصویر کی وجہ سے وہاں مجمع لگاتے ہیں اور آخری وقت میں انسان کو بہکانے اور انسان کے بُرے خاتمہ کا ڈر ہوتا ہے۔ (موت کے وقت شیطان کا دھوکا، بحوالہ ٹی وی اور ویڈیو کا شرعی حکم)

علماء فرماتے ہیں کہ تصویر جو بھی ہو جیسی بھی ہو رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ یہاں تک کہ جو تصویر پاؤں میں روندی جا رہی ہے وہ بھی اس میں شامل ہے کیوں کہ بعض عبادات اور امور ایسے ہیں کہ ان کے کرتے ہوئے رحمت کے فرشتوں کی آمد خاص طور پر ہوتی ہے۔ احادیث میں ایسی متعدد چیزوں کا ذکر ہے، جن میں سے بعض یہ ہیں:

☆ نماز ادا کرتے وقت

☆ آمین کہتے وقت

☆ اللہ کا ذکر کرتے وقت

☆ تلاوتِ کلامِ پاک کے وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ دین کا علم حاصل کرنے کی نیت سے گھر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک
☆ رات کو اذکار پڑھ کر سوئیں تو اللہ حفاظت کے لیے فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

فرشتوں کا ان مواقع پر نزول یقینی ہے لیکن اگر تصویر کسی کپڑے پر، کاغذ پر، سکے پر، کسی البم میں، کسی اشتہار میں، غرض کسی بھی چیز پر موجود ہو تو پھر رحمت کے فرشتے کیسے آ سکتے ہیں؟

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کی حفاظت میں رہیں، اللہ کی رحمتیں ہم پر نازل ہوں، اوقات اور کام میں برکت ہو، ہماری اولاد شیطانی ہتھکنڈوں سے محفوظ رہے، ہماری عبادات قبول ہوں تو پھر ہمیں تصویر کو مکمل طور پر اپنے گھر، اپنے شہر اور اپنے ملک سے نکالنا ہوگا۔

شیطان اور شیطانی چیزوں کے اثرات:

جس طرح پٹرول آگ کو بڑی جلدی پکڑ لیتا ہے، اسی طرح جہاں تصویر، کتا، موسیقی، شرک کی غلاظت ہو وہاں شیطان اپنا ڈیرہ جما لیتا ہے اور شیطانی چیزیں اس جگہ پر اور اس شخص پر بڑی جلدی اثر انداز ہوتی ہیں۔

جن گھروں میں تصویروں کی بہتات ہو یا جان بوجھ کر تصویریں بنانے اور رکھنے نیز لٹکانے کا شوق پایا جائے وہاں جادو اور جنات کا اثر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ نماز، ذکر، دعا سے رحمت کے فرشتے آتے ہیں اور اس مسلمان کی شیطانی چیزوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حفاظت کرتے ہیں لیکن جب کوئی شخص تصویر سے دوستی کر کے رحمت کے فرشتوں کو اپنے ہاں سے نکال دیتا ہے، ان کو ناراض کرتا اور ان سے تعلق توڑ لیتا ہے تو شیطانی چیزیں خوشی سے بغلیں بجاتی اور اس شخص اور اس کے گھر کو اپنے لیے مالِ غنیمت جان کر ہڑپ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

شخصیت پرستی:

اگر ذہن میں شرک کا تصور نہ بھی ہو تو تصویر کسی شخصیت کی عظمت کے غلو میں ضرور مبتلا کر دیتی ہے۔ غور کیجیے!

امریکہ میں جارج اور واشنگٹن کے مجسمے ...... فرانس میں نپولین کا مجسمہ ...... روس میں لینن اور اسٹالن کے مجسمے ...... مختلف جگہوں میں بہادری سے لڑنے والے فوجیوں کے مجسمے ...... مختلف شاہراؤں پر نصب کیے گئے ہیں اور ان شاہراؤں سے گزرنے والے ان مجسموں کو جھک کر سلام کرتے ہیں۔

کوپن ہیگن میں سمندر کے کنارے ننھی جلی پری کا مجسمہ ...... ماسکو میں روسی شاعر رومان اے ایس بسکن کا مجسمہ جن کے قدموں میں ہر وقت لوگ تازہ پھول نچھاور کرتے ہیں۔

اہلِ یورپ کی نقالی میں مسلمانوں نے بھی اپنے لیڈروں کی بڑی بڑی تصاویر مختلف چوکوں اور شاہراؤں پر آویزاں کر دی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفاتر میں قومی راہنماؤں کی تصاویر لگانے کی وبا عام ہو چکی ہے۔ پاکستان میں قائداعظم اور علامہ اقبال کی تصویر تو ہر دفتر میں آویزاں کی گئی ہے جب کہ ان کے ساتھ ساتھ دیگر موجودہ سیاسی لیڈروں کی تصویریں دے کر ان کی عظمت کا سکہ منوانے اور بٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اب تو مردہ لیڈروں کی تصاویر کو بڑی عقیدت سے کرسیِ صدارت پر بٹھا کر یہ خوش فہمی رکھی جاتی ہے کہ اس طرح مرحوم شخصیت سے محبت اور عقیدت کا حق ادا ہو گیا۔

بے حیائی اور بے غیرتی کی انتہا تو یہ ہے کہ فلمی لوگوں کی تصویریں نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنے کالروں میں لگاتے ہیں ان کی تصویروں کے پرنٹ والے کپڑے پہنتے ہیں، ان کی تصویریں اپنے پرس، فائل اور دیگر چیزوں میں رکھتے ہیں۔ بعض تو ان کو چومتے چاٹتے اور صدقے واری بھی جاتے ہیں۔

بعض پیر اور بزرگ حضرات اپنے مریدوں میں اپنی تصویروں کا جنون پیدا کرتے ہیں۔ بعض نماز کے دوران سامنے پیر کی تصویر رکھنے کا حکم دیتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی بجائے نعوذ باللہ پیر کا تصور دل و دماغ میں بٹھایا جا سکے۔

ہمارے ملک میں گیارہویں والے پیر جیلانی کی تصویر، خواجہ اجمیر کی تصویر، بابے کاواں والے کی تصویر بنانے اور اسے گھروں میں یا گاڑیوں میں لٹکانے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبا عام ہے۔

کسی فوت ہونے والے قریبی رشتہ دار کی تصویر کو عقیدت و احترام سے لٹکانا، اسے سنبھال کر رکھنا بلکہ فوت ہونے اور کفن دفن کی رسومات کی وڈیو بنانے کا مرض بھی عام ہو چکا ہے۔

روزنامہ پاکستان کے مدیر نصر ملک نے ڈنمارک میں گاندھی کے مجسمے کے پاؤں میں بیٹھ کر تصویر کھنچوائی کیوں کہ گاندھی اس کی پسندیدہ شخصیت تھی۔

(سفرنامہ یورپ از س، ف اعجاز، ص:۱۵۹)

اس قسم کے تمام شوق اس بات کا پیش خیمہ ہیں کہ آج تصویر سے صرف محبت جتائی جارہی ہے یا احترام کیا جارہا ہے، کل کلاں اسی تصویر کی باقاعدہ پوجا پاٹ شروع ہو جائے گی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہود و نصاریٰ کے متعلق بتایا کہ جب ان کا کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ لوگ اس کی تصویر بنا لیتے تھے بعد ازاں یہ تصویریں کنیساؤں اور گرجاؤں میں رکھنے اور لٹکانے کا رواج عام ہو گیا اور یوں شرک نے اپنے پنجے ان کی عبادت گاہوں میں بھی گاڑ دیتے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے حبشہ میں ایک کنیسہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں۔ انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان (یہود و نصاریٰ) کا حال ہے کہ جب ان کا کوئی صالح شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر عبادت گاہ بناتے اور اس میں یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویریں بنالیا کرتے۔ یہ لوگ قیامت کے روز بدترین قرار پائیں گے۔ (نسائی، کتاب المساجد)

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنی مذہبی شخصیات اور نیک لوگوں کے ساتھ دو قسم کا ظلم کرتے۔

① ان کی قبر پر عمارت بنا لیتے جب کہ اسلام نے یہ تاکید کی ہے کہ نہ تو قبر پختہ بنائی جائے، نہ اس پر تختی لگائی جائے اور نہ ہی اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔

② جو شخص فوت ہو گیا ہے، اس کی تصویر نہ بنائی جائے اور اگر اس کی تصویر (شناختی کارڈ وغیرہ پر) موجود ہو تو اس کو تلف کر دیا جائے تاکہ اس شخص کی تصویر کی مزید فوٹو کاپیاں نہ بن سکیں اور اسے عام کرنے کے گناہ سے بچا جا سکے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ تصویر کشی اور مجسمہ سازی پر ہی بت پرستی اور شرک کا پورا دارومدار ہے۔ قومِ نوح میں یغوث، یعوق، سواع، نصر اور ود کے مجسمے ...... قومِ نمرود کا بت خانہ...... عیسائیوں کے کینساؤں میں اور عام دکانوں پر رکھی ہوئی مسیح و مریم یعنی ماں بیٹے کی رکھی ہوئی مہنگی تصاویر...... فرعونوں کے جانداروں کی شکل پر بنائے ہوئے اہرام...... سامری کا بچھڑا...... ہندوؤں کے ہاں رام، لیلا، کرشن وغیرہ کے مجسمے ...... کعبہ کی دیواروں پر انبیاء کی تصاویر...... یہ سب شرک کی مختلف شکلیں ہی تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغضوب اقوام کی تقلید:

قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ ابراہیم، آلِ فرعون، قومِ سبا، قومِ لوط، قومِ شعیب علیہ السلام، ان سب پر اللہ تعالیٰ کے غضب کا کوڑا برسا۔ دنیا سے ان کا نام ونشان مٹادیا گیا اور جہنم کا دائمی عذاب ان کے لیے مقدر کردیا گیا۔ آخر کیوں؟

صرف اس لیے کہ یہ لوگ اللہ کے ساتھ مردوں کو شریک ٹھہراتے تھے۔ نیز ان شریکوں کے مجسمے اور تصویریں بناتے تھے۔ ہزاروں دیوی دیوتا [illegible] سے گھڑ رکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی کرتے اور انبیاء کا مذاق اڑاتے تھے۔

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ جو کرتوت مغضوب اقوام نے کیے اگر ہم نے بھی وہی کچھ کیا تو پھر ہم پر بھی ویسا عذاب آسکتا ہے۔

تصویر سازی تمام مغضوب اقوام کا مشترکہ گناہ تھا، آج تصویر کو عام کرکے اور تصویر سازی کو مقبول عام بنا کر ہم اپنے لیے خود عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔

ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حجر والوں کی بستی سے ہوا تو آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اس غضب شدہ علاقے سے تیزی کے ساتھ سے گزر جائیں۔ گویا آپ نے مغضوب قوم کے علاقے میں ٹھہرنا یا زیادہ دیر رہنا پسند نہیں کیا، جب یہ معاملہ اتنا سنگین ہے تو مغضوب اقوام کے وہ گناہ جن کی وجہ سے وہ مغضوب ٹھہرے۔ ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کر لینا کتنا بڑا جرم ہے اور پھر اس جرم کی سزا وہی ہو سکتی ہے جو مغضوب اقوام کو اللہ تعالیٰ نے دی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ تصویر کے گناہ سے مکمل طور پر کنارہ کشی کر لیں اور اس کے قریب بھی نہ پھٹکیں۔

تصویر بنانا ممنوع کام:

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں لوگوں کو خطاب کیا اور دورانِ خطبہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اشیا کو حرام قرار دیا ہے، میں تمہیں وہ سب بتائے دیتا ہوں اور تمہیں ان کاموں سے روک بھی رہا ہوں۔ وہ یہ ہیں (۱) نوحہ خوانی (۲) شعر خوانی (یعنی وہ شعر جن میں عشق وجنس اور شرک کے مضامین ہوں)۔ (۳) تصاویر (۴) بے پردگی (۵) درندوں کی کھالیں (۶) سونا (۷) ریشم۔

(مسند احمد: ۴/ ۱۰۱ بحوالہ جہنم میں عورتوں کی کثرت کیوں؟)

تصویر بنانا کفرانِ نعمت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دماغ دیا، عقل دی، ہاتھ پاؤں اور آنکھیں دیں، اسے مختلف صلاحیتیں عطا کیں، اسے پڑھنا لکھنا اور قلم پکڑنا سکھایا، اس کے دماغ میں ایسی ایسی صلاحیتیں رکھ دیں جنہیں سوچ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، مثلاً شاعری کا ذوق، نقشہ نویسی کی مہارت، انشا پردازی، فن موسیقی ومصوری، جادو بیانی، جغرافیہ نویسی، ریاضی دانی، حیاتیاتی ونفسیاتی علوم، سائنسی علوم وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے بعض کام یا صلاحیتیں ایسی بھی ہیں جن سے کام لینا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ جیسے موسیقی، مصوری، شطرنج کھیلنا تصویر سازی اور مجسمہ تراشی وغیرہ۔

تصویر بنانے والا شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کا غلط جگہ پر استعمال کرتا ہے، وہ اللہ کی دی ہوئی نعمت وقت کا استعمال انتہائی غلط اور ممنوع جگہ پر خرچ کرتا ہے۔ وہ اپنا مال بھی حرام جگہ پر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مال حرام جگہ خرچ کرنے والوں کے متعلق فرمایا:

وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا. اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا. (الاسرا: ٢٦، ٢٧)

”اور رشتہ داروں کو ان کا حق ادا کرو اور مسکینوں کو بھی اور مسافروں کو بھی ان کا حق ادا کرو اور حرام جگہ خرچ نہ کرو، بے شک حرام جگہ مال خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔“

شکرانِ نعمت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اللہ کی عطا کردہ ہر چیز اور نعمت سے وہی کام لیا جائے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور جس استعمال سے روک دیا ہے اس سے اپنے آپ کو روک کر رکھا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ حاضر میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد تصویر بنانے، تصویر کھینچنے اور کھینچوانے اور تصویر عام کرنے کے دوسرے ذرائع کو دھڑا دھڑ استعمال کرنے میں مصروف ہے حالاں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیت مال، ہنر، وقت اور پیسے کا ناجائز استعمال ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: تزکیہ نفس میں شکر کا کردار)

شہرت پسندی:

دورِ حاضر شہرت اور تشہیر کا دور ہے۔ میڈیا اس میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ لوگ ذرہ بھر نیکی کا کام تب تک نہیں کرتے جب تک کیمرہ آن نہ کر لیں۔ کوئی اجلاس منعقد کرتے ہوئے، تقریبات پر، سیر و تفریح کے مواقع پر، کسی کے امتحان میں کامیاب ہونے پر، کوئی ڈگری یا انعام حاصل کرنے پر، اپنے زعم میں غیر معمولی کام کرنے پر کھٹ سے تصویر بنا کر اسے دوسروں کو دکھایا جاتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں بھیجا جاتا ہے تاکہ دوسروں میں بھی اس کام کی تشہیر ہو جب تک تصویر عام نہیں ہوئی تھی۔ تشہیر کا یہ انداز اور جنون لوگوں میں نہیں پایا جاتا تھا۔ تصویر نے ہی شہرت پسندی کو جنم دیا ہے اور تصویر نے ہی شہرت پسندی کو ممکن بنایا ہے۔ اخبار، رسالے، ٹی وی سکرین، انٹرنیٹ سب کی عبارت تو صرف پڑھا لکھا طبقہ ہی پڑھتا ہے لیکن تصویر ہر اَن پڑھ شخص بھی دیکھ لیتا ہے اور پہلی نظر اخبار یا رسالے میں موجود تصویر ہی پر جا کر ٹکتی ہے، اسی لیے لوگ اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھی تصویر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کا سہارا لیتے ہیں۔ تصویر کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں چھوٹے بڑے، ان پڑھ اور پڑھے لکھے سبھی یکساں دل چسپی لیتے ہیں۔ لہٰذا تصویر متعلقہ شخص کو شہرت کے زینے پر ایک ہی لمحے میں چڑھا دیتی ہے چونکہ تصویر بہر حال ایک وقتی سہارا ہے جو باطل بھی ہے، حرام بھی، ملعون کام بھی، اس لیے یہ شہرت ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ چند منٹوں کے لیے ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ اس کی نیت کے مطابق ملے گا۔'' (بخاری، کتاب بدء الوحی، مسلم)

تصویر اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ متعلقہ شخص اپنی ذات کی اور اپنے اس کام کی تشہیر کرنا چاہتا ہے جس کے حوالے سے اس نے اپنی تصویر شائع کی یا کروائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کوئی عمل سنانے اور شہرت کے لیے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو شہرت دے گا، جو کوئی دکھاوے کے لیے نیک عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے خوب دکھائے گا۔'' (مسلم، کتاب الزہد)

یعنی اس کا عذاب سب کو دکھائے گا۔

معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے عمل کی تشہیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کے اجر سے محروم رکھے گا۔

بہت سے لوگ دورِ حاضر میں اپنی نیکیوں کی تشہیر کے جنون میں مبتلا ہیں۔ محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ خطرہ شرکِ اصغر کا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: ریا۔ (یعنی لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرنا)

اسلام یہ پسند کرتا ہے کہ جو شخص بھی نیک کام کرے اس میں وہ اخفاء سے کام لے اور جہاں تک ہو سکے لوگوں میں اس کا چرچا ہونے سے اپنے آپ کو بچائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومنوں میں قابلِ رشک وہ ہے جو مال و متاع کے لحاظ سے ہلکا پھلکا ہو۔ نماز میں اس کا بڑا حصہ ہو، رب کی عبادت خوبی اور احسان کے ساتھ کرے۔ اطاعت اس کا شعار ہو۔ اور وہ یہ سب اخفاء کے ساتھ خلوت میں کرتا ہو، اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کیے جاتے ہوں، اس کی روزی بقدر کفاف ہو اور وہ صابر و قانع ہو، جلد ہی اس کی موت آ گئی اس پہ رونے والے کم ہیں اور اس کا ترکہ بھی تھوڑا ہے۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ)

مصور کا انجام اور اس پر اللہ کی لعنت:

مصور جسے بے خدا معاشرے میں بڑا اونچا مقام دیا جاتا ہے، جس کی عظمت کو لوگ سلام کرتے ہیں، جس کے تخلیقی نقوش کو شہ پارے اور شہ کار تخلیقات کا نام دیا جاتا ہے، عالمی سطح پر جس کی تصویروں کی نمائش کی جاتی ہے، بے خدا اور مشرک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی نظر میں مصور جتنا عظیم ہوتا ہے اس کی تصویروں کی اتنی بھاری قیمت لگائی جاتی ہے۔ عجائب گھروں میں جس کی تصویروں کے لیے خصوصی کمرے اور گوشے مختص کر کے ان کے قیمتی ٹکٹ لگائے جاتے ہیں۔

اس مصور کی ربِ کائنات، خلاقِ حقیقی کی شریعت میں کیا اوقات ہے اور اس ربِ کریم کی تخلیق کا چربہ کرنے والے، خلاقِ اکبر کی تخلیق کا مذاق اڑانے والے اور نقالی کرنے والے کی مجرمانہ اور گستاخانہ کوشش کرنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ آیئے! ذرا اس کو بھی ایک نظر دیکھیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے رہے، اندر نہ آئے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی تقصیر پر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ آپؐ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے ہے۔ آپ نے فرمایا: جن لوگوں نے یہ تصویریں بنائی ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو کچھ تم نے بنایا تھا اس میں جان بھی ڈالو۔ اور فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔ (بخاری: ۵۹۵۷)

مسلم بن صبیح سے روایت ہے کہ میں مسروق رحمہ اللہ کے ساتھ ایک گھر میں تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں تصویریں تھیں۔ مسروق نے کہا کہ یہ ایران کے کسریٰ کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ مریم علیہا السلام کی تصویریں ہیں۔ مسروق نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہوگا۔ (مسلم، کتاب اللباس: ۵۵۰۳۔ بخاری: ۵۹۵۰۔ نسائی: ۵۳۷۹)

سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے کہ ایک شخص عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تصویر بنانے کا کام کرتا ہوں، اس کا حکم (شرعی) مجھ سے بیان کیجیے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میرے قریب آؤ۔ وہ قریب آیا تو ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: میں تجھ سے وہ کہتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: ہر مصور (تصویر بنانے والا) جہنم میں جائے گا اور ہر تصویر کے بدلے میں ایک جاندار شخص بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ پھر کہا: اگر تم نے تصویر بنانی ہی ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا لے۔ (مسلم، کتاب اللباس)

انس بن نضر سے روایت کردہ اسی حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص دنیا میں تصویر بنائے گا، قیامت کے دن اسے تکلیف دی جائے گی کہ اس میں جان ڈالے اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

(مسلم، کتاب اللباس: ۵۹۶۳، بخاری: ۲۹۸۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی جحیفہ نے اپنے والد وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے پچھنے لگانے والا ایک غلام خریدا۔ پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے خون نکالنے کی اجرت، کتے کی قیمت، زنا کار عورت کی کمائی سے منع کیا اور سود کھانے والے، سود کھلانے والے، گدوانے والی عورت گودنے والی عورت اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی۔ (بخاری: ۵۹۶۲۔ مسلم، باب تحریم صدرۃ العحیوان)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نمودار ہوگی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتی ہوگی اور دو کان ہوں گے جن سے وہ سنتی ہوں گی اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولتی ہوگی اور کہہ رہی ہوگی کہ بے شک میں تین طرح کے آدمیوں پر مسلط کی گئی ہوں ① ظالم، متکبر اور بغض رکھنے والے پر ② وہ آدمی جس نے اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ کسی اور جھوٹے خدا کی عبادت کی ہوگی ③ ہر جاندار تصویر بنانے والے پر۔

(سنن ترمذی، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۵۱۲ الجزء الثانی)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مصور کو درجِ ذیل سزائیں روزِ قیامت دی جائیں گی:

☆ اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر اس کے سامنے کر کے اسے کہا جائے گا کہ اب اس میں جان ڈالو اور وہ ایسا دنیا میں نہیں کر سکتا تو بھلا آخرت میں کیسے کرے گا؟

☆ مسلمانوں میں سے جس شخص نے مصوری کی ہوگی اسے سب گنہ گار لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ سخت قسم کا عذاب دیا جائے گا۔

☆ مصور نے جتنی تصویریں بنائی ہوں گی، ہر ایک تصویر کے بدلے میں ایک جاندار شخص بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ غرض جتنی تصویریں دنیا میں بنا کر مصوران پر اتراتا ہے، انعامات جیتتا ہے، شوق پورا کرتا ہے، پیسے کماتا ہے، وہ تمام تصویریں مجسم عذاب بن کر اس پر مسلط ہو جائیں گی۔

☆ مصور پر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے لعنت کی ہے۔ بھلا اس کے لیے لعنت کیوں نہ ہو جو ربِ کریم کی صنعتِ تخلیق میں تصویر بنا کر شرکت کر کے اپنے خالق کو غصہ دلانے والی حرکت کرے۔

☆ جس پر اللہ کے نبی ﷺ نے لعنت کی دراصل اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بھی لعنت ہے۔

☆ مصور پر وہ جہنم کی گردن مسلط کی جائے گی جو شرک کرنے والے پر مسلط کی جائے گی۔

غیر محرم کی تصویر دیکھنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے درمیان محرم اور نا محرم کی حد بندی کر دی ہے۔ محرم وہ مرد یا وہ عورتیں ہیں جن سے زندگی میں کبھی بھی، کسی صورت بھی نکاح نہیں ہوسکتا۔ ان مردوں اور عورتوں کے درمیان حرمت کا رشتہ ہے۔ جیسے باپ اور بیٹی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ماں اور بیٹا، دادی اور پوتا، دادا اور پوتی، نانا اور نواسی، نانی اور نواسا، ساس اور داماد، بہو اور سسر، بھتیجی اور چچا، خالہ اور بھانجا، ماموں اور بھانجی، پھوپھی اور بھتیجا...... وغیرہ۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: رشتے اور حدود)

ان رشتوں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے حجاب کا تکلف نہیں رکھا۔

ان رشتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے بے تکلفانہ ماحول عطا کیا ہے۔

محرم مردوں کو اپنی محرم خواتین کا محافظ، نگران اور کفیل بنایا ہے۔

عورتوں کو پابند کیا کہ وہ محرم مردوں کے ساتھ سفر کریں۔

محرم مردوں کو پابند کیا کہ وہ عورتوں کو ضرورت کی ہر چیز گھر میں مہیا کریں۔

محرم مردوں اور عورتوں کا ایک ہی گھر میں اکٹھے رہائش یا باہم تنہا ہونا بھی ایک عام دستورِ زندگی بنا دیا۔ کیوں کہ ان محرم رشتوں کے درمیان عموماً بدنیتی پیدا نہیں ہوا کرتی۔

نامحرم مردوں پر شریعت نے یہ پابندی عائد کی کہ وہ نامحرم خواتین کی طرف جان بوجھ کر نظر نہ اٹھائیں اور نامحرم خواتین پر بھی یہ پابندی لگا دی کہ وہ نامحرموں کو جان بوجھ نہ دیکھیں۔

آپس میں کسی جگہ پر تنہا نہ ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ سفر کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامحرم مرد کا عورت کی طرف دیکھنا اور عورت کا نامحرم مرد کی طرف جان بوجھ کر دیکھنا گناہِ کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔ کیوں کہ دیکھنے سے دونوں صنفوں میں باہم میلان کا خدشہ ہوتا ہے جو بڑھتے بڑھتے زنا جیسے فحش، سنگین اور بدترین گناہ تک پہنچ جاتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: غضِ بصر اور مرد حضرات)

چنانچہ نامحرم مرد یا عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ نامحرم کی تصویر دیکھیں، یا شیشے میں یا کسی اور چیز میں ایک دوسرے کا عکس دیکھیں۔ کیوں کہ جس خدشے کے پیشِ نظر غضِ بصر کی پابندی عائد کی گئی ہے وہ خدشہ بالمشافہ ایک دوسرے کو دیکھنے کی طرح تصویر اور عکس دیکھنے میں بھی موجود ہے۔

مولنا مودودی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: نسوانی تصویر کے ساتھ غضِ بصر کا معاملہ کرنا چاہیے جو خود عورتوں سے شریعت نے لازم کیا ہے کیونکہ جیتی جاگتی عورت کو گھورنے اور عورت کی تصویر دیکھنے کے نتائج قریب قریب یکساں ہیں۔

یہ تو ہم جانتے ہیں کہ آج کل عوام کسی پسندیدہ شخصیت، لیڈر، ہیرو، ہیروئن یا کھلاڑی کی تصویر دیکھ کر ہی ان کے فریفتہ ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی آنکھوں سے تو سچ مچ بہت کم لوگوں نے دیکھا ہوتا ہے۔ صنفِ نازک انسانیت کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے، جس کے خدوخال، شکل وصورت تو ایک طرف ...... زیور کی جھنکار، اس کے ملبوسات کی جھلک، اس کے سنگھار کی ہلکی سی خوشبو، اس کی آواز کے زیرو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بم سے پیدا ہونے والی نرمی ...... صنفِ مخالف تک پہنچنے سے بچانے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس صنف میں موجود نمائشِ حسن کے کسی بھی جذبے کو یا اس کے حسن سے لطف اندوز ہونے والی کسی بھی مردانہ حس کو...... رسول اللہ ﷺ نے زنا سے تعبیر کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یہ حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت نے ابنِ آدم پر اس کے حصہ کا زنا لکھ دیا ہے جسے وہ لامحالہ کر کے رہے گا چنانچہ آنکھ زنا کرتی ہے اور اس کا زنا دیکھنا ہے، زبان زنا کرتی ہے اور اس کا زنا بولنا ہے، پیر زنا کرتا ہے اور اس کا زنا چلنا ہے، ہاتھ زنا کرتا ہے اور اس کا زنا تھامنا ہے اور دل خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی یا تکذیب کر دیتی ہے۔ (مسلم: ۲۰٤۰۔ بخاری، نسائی، ابو داؤد)

گویا نامحرم کی تصویر کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔

دورِ حاضر میں فاحشہ عورتوں اور مردوں کی تصویریں ہر طرف پھیلا دی گئی ہیں جو شخص اس گناہ سے بچنا چاہتا ہے اس کے لیے بھی بچنا محال کر دیا گیا ہے۔ ایسے میں ہر وہ مرد یا عورت جو اپنے آپ کو جتنی بار نامحرم کی تصویر دیکھنے سے بچاتا ہے اتنی بار وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"کوئی عورت کسی عورت سے اس طرح خلا ملا نہ کرے کہ وہ اپنے شوہر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ذکر اس طرح کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔" (بخاری، کتاب النکاح: ٥٢٤٠)

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ جب نامحرم کے خدو خال نامحرم کے سامنے بیان کرنا ممنوع ہے تو پھر تصویر جو کسی شخص کا ہو بہو سراپا، خدو خال، وغیرہ پوری طرح دکھا دیتی ہے، اس کا دیکھنا بھلا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

بعض لوگ تصویر دیکھنے کو برا نہیں سمجھتے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ تصویر زندہ انسان تو نہیں ہوتی لیکن یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ تصویر کو دیکھنے والا تو زندہ انسان ہوتا ہے اور اسے یہ بھی پتا ہوتا ہے کہ یہ تصویر جس مرد یا عورت کی ہے وہ فلاں فلاں ہے۔ اب تو انٹرنیٹ پر تصویر دیکھ کر ہی چیٹنگ کر کے معاشقہ چلایا جاتا ہے۔ کتنے ہی لوگ اس فحاشی کے جہنم زار میں اپنے آپ کو بھسم کر چکے ہیں۔

یہ تصویر ہی تو ہے جسے رشتہ کرنے کے لیے دیکھا دکھایا جاتا ہے اور اپنی پسند نا پسند ظاہر کی جاتی ہے۔

یہ تصویر ہی تو ہے کہ بیرون ملک رہنے والے اپنے عزیزوں کو تصویر بھیجتے اور ان کی تصویر منگوا کر ایک دوسرے کو دیکھنے کی خواہش کو تسکین پہنچاتے ہیں۔

اور یہ تصویر ہی تو ہے جس کی بنیاد پر مجرموں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کو جائز کہنے والوں کا محاسبہ

دورِ حاضر میں ایک نہایت بری اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کی روش چل نکلی ہے اور وہ یہ کہ لوگ گناہ کا کام کرتے ہیں اور پھر اس گناہ کے لیے دلیل قرآنی آیات اور احادیث ہی کو ٹھہراتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شراب، موسیقی، بے پردگی، سود، رقص، تصاویر وغیرہ کو قرآن وحدیث کی رو سے جائز قرار دے کر بڑی ڈھٹائی سے اس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ نتیجہ یہ کہ دین سے ناواقف سادہ لوح لوگ اس قسم کے ماڈرن علمائے سوء کی باتوں کو سچ سمجھ کر انہی کا بنایا ہوا اسلام اپناتے جا رہے ہیں۔

اب یہ جائزہ پیش کیا جائے گا کہ تصویر کو جائز قرار دینے والے دانش وروں کے دلائل کیا ہیں؟ کیا وہ دلائل درست ہیں یا قرآن وسنت کی روشنی میں غلط۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں لڑکیوں کے ہمراہ گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ میری سہیلیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوف سے چھپ جاتیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے میرے پاس آنے سے خوشی ہوتی، پھر وہ میرے ساتھ کھیلا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتیں۔(بخاری، کتاب الادب: ٤٦١٣۔ مسلم، کتاب الفضائل: ٢٤٤٠۔ نسائی: ٨٨٩٧)

اس روایت سے بعض لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ تصویر اور مجسمے بنانا جائز ہے۔

☆ پہلی بات تو یہ کہ یہ واقعہ ہجرت کے ابتدائی سالوں کا ہے اکثر علماء کا کہنا ہے کہ گڑیوں کا حکم بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔امام بن حجر رحمہ اللہ اور امام ہیثمی کی یہی رائے ہے۔

☆ حکم منسوخ ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گڑیوں سے کھیلنے کے علاوہ مزید کوئی ایسی روایت نہیں ملتی جن سے گڑیاں بنانے کا جواز ثابت کیا جا سکے۔

☆ اگر گڑیوں سے کھیلنا درست بھی ہو تو گڑیاں بنانا اور کسی جیتے جاگتے انسان کی صورت گری کرنا یا تصویر کھینچنا ایک بالکل مختلف امر ہے، دونوں کے مقاصد میں بھی فرق ہے، استعمال میں بھی فرق ہے اور بنانے یا کھینچنے کے طریقِ کار میں بھی فرق ہے، اس لیے گڑیوں والی روایت زیادہ سے زیادہ لڑکیوں کے گڑیوں سے کھیلنے کا جواز مہیا کرتی ہے۔تصویر بنانے کا جواز پھر بھی اس سے نہیں لیا جا سکتا۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں سے دورِ حاضر کی گڑیوں کا جواز بھی نہیں لیا جا سکتا جس کی وجہ ان گڑیوں کی ساخت میں فرق ہے۔ ہمارے ہاں بھی دیہات میں آج

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے چالیس پچاس سال قبل روئی یا کپڑے کی گڑیاں بنائی جاتی تھیں جس کا طریقہ یہ تھا کہ دو لمبے کپڑے گول کر کے انہیں ایک دوسرے سے گزار کر انہیں باندھ دیا جاتا، ان کا نہ کوئی سر ہوتا تھا نہ پیر، نہ ہاتھ نہ پاؤں، نہ پیٹ نہ سینہ۔

دورِ حاضر میں جو گڑیاں پلاسٹک، روئی وغیرہ سے بنائی جاتی ہیں، ان کی شکل، لباس وغیرہ بالکل ماڈل گرل جیسا ہوتا ہے۔ اس کے اندر آواز اور میوزک بھی بھرا ہوتا ہے جب یہ گڑیا آنکھیں مٹکاتی ہے تو پکی فاحشہ اور طوائف زادی لگتی ہے۔ باربی ڈال انگریزی گڑیا کے ماڈل تو بہت مقبول ہیں۔ پھر اس گڑیا کی شکل بچوں کی مختلف لکھنے پڑھنے کی چیزوں پر بھی دی ہوتی ہے۔

اسی طرح جانوروں کی شکل پر ڈھالے گئے کھلونے اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ وہ سامری کے بچھڑے کی طرح آواز بھی نکالتے ہیں اور چل پھر کر حرکت کرتے اور کندھے اچکا مٹکا کر رقص وغیرہ بھی کرتے ہیں۔

بچوں کے جاندار کی شکل پر ڈھالے گئے کھلونوں کی بجائے ہمارے پاس اور بہت سے کھلونے موجود ہیں جو بچوں کے کھیلنے کے لیے کفایت کرتے ہیں۔

ایک اور بودی دلیل:

سید سلیم عباس ایک مصور کے خیالات ملاحظہ کیجیے! جو اس نے روزنامہ جنگ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہمارے بعض راہنماؤں نے مذہب کو بہت مشکل بنا دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں، اسلام میں بڑی وسعت ہے، اسے سمجھنے اور سمجھانے کے لیے بڑے دل اور دماغ اور فہم وفراست کی ضرورت ہے...... اگر نقل کرنا یعنی شبیہہ بنانا گناہ ہے تو مسجد بھی آسمانوں پر بنی ہوئی مسجد کی شبیہہ ہے۔''

کسی چیز یا پیشے کے متعلق اگر اس کے ماہرین رائے دیں تو وہ حق بجانب کہلاتے ہیں کیوں کہ ان کی رائے متعلقہ موضوع یا پیشے سے وابستہ علم اور تجربے کی بنیاد پر ہوتی ہے لیکن جب کوئی کسی پیشے کی الف، بے سے بھی ناواقف اپنی مبنی بر جہالت رائے دینا شروع کر دے تو اسے حماقت کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

دنیوی امور وعلوم میں اگر کوئی ناواقف رائے دے بھی دے اور اسے دوسرے لوگ قبول بھی کر لیں تو صرف دنیوی نقصان ہوتا ہے لیکن اگر دین کے متعلق ہر جاہل اپنی رائے اور مجتہدانہ بصیرت کے بزعم خود موتی بکھیرنے لگے تو اس سے صرف دنیا کا نہیں بلکہ اس شخص کی اپنی بھی اور اس کی رائے کو قبول کر لینے والوں کی آخرت بھی برباد ہو جاتی ہے۔

دورِ حاضر میں ہر شخص اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لیے اپنی اس تخصیصی کوشش کا محتاج ہوتا ہے جو اس نے متعلقہ علم وہنر میں حاصل کی ہوتی ہے..... بلکہ حکومتی سطح پر بھی اب تو یہ قانون بنا دیا گیا ہے کہ علاج صرف وہی کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حق دار ہے جس نے طبی علوم با قاعدہ حاصل کر کے سند حاصل کی ہے ...... حکومت انجینئر کو ڈاکٹر کی جگہ پر کبھی ملازمت نہیں دیتی اور ایک عمارت تعمیر کروانے کے لیے کبھی کسی اسکول ٹیچر کو نہیں بلکہ انجینئر ہی کو طلب کیا جاتا ہے...... دنیوی علوم میں اس قدر احتیاط کے باوجود دینی علوم پر رائے دینے ...... یا دینی علوم کے متعلق پڑھانے، سمجھانے کے لیے نہ تو حکومتی سطح پر یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ صرف علماء ہی کی بات کو اہمیت دی جائے اور نہ ہی عوامی ادارے اور عوام اس کو کوئی اہمیت دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ دینی علوم سے بے بہرہ حس ملحد، آوارہ کفر، کم علم، جاہل جس کا جو جی چاہتا ہے اسلام کے متعلق اظہارِ رائے کر دیتا ہے۔

سید سلیم عباس ایک مصور ہے، اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ حرام وحلال کے متعلق اپنا علم جھاڑے بلکہ یہ علماء کا حق ہے کہ وہ حرام وحلال کے متعلق قرآن و سنت کی روشنی میں بات کریں۔

سید سلیم عباس کا کہنا ہے کہ دین میں وسعت ہے۔ وسعت سے مراد یہ نہیں کہ جس کے جی میں آئے وہ جس چیز کو چاہے حرام اور جس چیز کو چاہے حلال قرار دے دے بلکہ دین میں وسعت سے مراد ہے کہ یہ آفاقی دین ہے دنیا کے ہر شخص، ہر خطے کے لوگوں، ہر دور کے لوگوں کے لیے قابلِ عمل بھی ہے قابلِ قبول بھی۔

بقول مولنا محمد مسعود عبدہ رحمہ اللہ دنیا بھر کے ممالک میں تمام مصنوعات اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجادات کے لیے یہ قانون موجود ہے کہ کوئی بھی اصل مالک کے علاوہ نہ ان کا نام استعمال کر سکتا ہے...... نہ ٹریڈ مارک...... اور نہ ہی ان کا ماڈل۔ ایسا کرنے والا قانون کی نگاہ میں مجرم ہے اور سزا کا حقدار اور جس کا ماڈل نام یا ٹریڈ مارک چرایا گیا ہے وہ دعویٰ دائر کرنے میں حق بجانب ہے۔ کیا مالکِ حقیقی، خالقِ مطلق، باری و مصور، اللہ کی تخلیقات کی نقل اتاری جائے اور یہ سمجھا جائے کہ یہ ہمارا حق ہے، یا اس پر فخر جتایا جائے تو یہ انتہا درجے کی گستاخی ہے...... ایسا مجرم واقعی اس قابل ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ قرار واقعی سزا دے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے ثابت ہے۔

مزید برآں نقل اتارنے یا اس چیز کو بنانے اور منظرِ عام پر لانے کے لیے اس کے اصل مالک یا ادارے سے کاپی رائٹ یا اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بے جان چیزوں کی شبیہ بنانے کی اجازت دے دی لیکن جان دار چیزوں کی شبیہ بنانے کو قابلِ سزا جرم قرار دیا...... کیا تصویر بنانے والوں کے ہاں اللہ کے قانون کی اتنی بھی وقعت نہیں جتنی دورِ حاضر کے ممالک میں مروّجہ قانونِ کاپی رائٹ کی؟

سلیمان علیہ السلام کی تماثیل:

بعض لوگ درج ذیل آیت کا حوالہ دے کر تصویر بنانے کے جواز کو ثابت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ. (السبا:۱۳)

''وہ (جنات) ان (سلیمان علیہ السلام) کے لیے بناتے بڑی بڑی عمارتیں، مختلف چیزوں کی شبیہ، بڑے بڑے حوض اور دیگیں جو ایک ہی جگہ پر جمی رہتی تھیں۔''

اس آیت میں لفظ تماثیل آیا ہے، جس سے تصویر کشی کا جواز لیا جاتا ہے کیوں کہ لغوی لحاظ سے اس کا مطلب ہے کسی چیز کی شبیہ، مورت، نمونہ، ماڈل۔

''لسان العرب'' لغت میں اس کا مطلب لکھا ہے: ہر وہ چیز جو قدرتی چیز کے مشابہ بنائی جائے قطع نظر اس کے کہ وہ انسان، حیوان، درخت، پھول، زمین یا دریا وغیرہ ہو۔ سب پر تماثیل کا اطلاق ہوتا ہے لہٰذا تمثال ضروری نہیں کہ جاندار ہی کی ہو بلکہ نقش و نگار بھی ہو سکتے ہیں۔

مولنا عبدالرحمٰن کیلانی اپنی تفسیر میں تماثیل سے مراد مختلف مسجدوں کے ماڈل اور بڑی بڑی سینریوں کے ماڈل لکھتے ہیں۔ (تفسیر تیسیر القرآن)

تدبر قرآن کے مرتب لکھتے ہیں: تماثیل تمثال کی جمع ہے۔ تمثال کسی چیز کی مصور یا کندہ کی ہوئی صورت، شبیہ یا اس کے پیکر اور مجسمہ کو بھی کہتے ہیں۔ یہ صورت بے جان چیزوں کی بھی ہو سکتی ہے مثلاً پیاز، درخت، جھاڑی، پھول وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حقیقی یا فرضی جانداروں کی بھی ہو سکتی ہے مثلاً انسان، فرشتے، جنات، حیوانات وغیرہ۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفہیم میں تقریباً نو صفحات میں تصویر پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس کے حرام ہونے کے دلائل لکھے ہیں۔

جدید عربی زبان میں تمثال اور تماثیل کا لفظ، گڑیوں، مجسموں، بے جان چیزوں کے بنائے ہوئے ماڈلوں، ڈراموں اور افسانوں کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔

جو لوگ تماثیلِ سلیمان علیہ السلام سے تصویر کا جواز لیتے ہیں ان کا یہ استدلال درج ذیل وجوہ کی بنا پر درست نہیں۔

☆ سلیمان علیہ السلام خود جس شریعت کے پیرو تھے اس میں بھی تصاویر سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ خروج باب ۲، آیت ۴ میں ہے:

''تو اپنے لیے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا، نہ کسی چیز کی صورت بنانا جو اوپر آسمان کے ہو یا نیچے زمین پر، یا زمین کے نیچے پانی میں۔''

لعنت اس آدمی پر جو کاری گری کی صنعت کی طرح کھودی ہوئی یا ڈھالی ہوئی مورت بنا کر جو خداوند کے نزدیک مکروہ ہے، اس کو کسی پوشیدہ جگہ میں نصب کرے۔ (استثناء، باب ۲۷، آیت ۵ ...... بحوالہ تفہیم القرآن، جلد: ۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو تورات میں ان کے محل کے متعلق یہ عبارت بھی موجود ہے:

اوران حاشیوں پر جو پڑوں کے درمیان تھے، شیر، بیل اور کرّوبی بنے ہوئے تھے۔ (سلاطین ۱: ب ۷۔ ۲۹، بحوالہ تدبرِ قران)

قارئین! تصویر کی ممانعت کا جو حکم تورات میں موجود ہے اس پر غور کریں۔ اس کا اندازِ بیان یہ بتاتا ہے کہ یہ حکم خداوند سلیمان علیہ السلام کو دے رہا ہے لیکن اس دوسرے اندازِ بیان سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص سلیمان علیہ السلام کے محل کا نقشہ بتا رہا ہے۔

تدبر قرآن کے مرتب لکھتے ہیں کہ جس طرح یہود نے سفلی علوم کا بانی سلیمان علیہ السلام کو قرار دیا اسی طرح انہوں نے آپ پر الزام تراشی کرتے ہوئے فرشتوں اور جانوروں کی تصویریں بنانے کا بہتان بھی آپ کی ذاتِ اقدس پر لگا دیا کیوں کہ وہ خود تورات میں اس قسم کی تحریف کیے بغیر تصویر سازی اور مجسمہ سازی کا جواز حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

☆ قرآن حکیم کے اس لفظ کا اطلاق جب جاندار اور بے جان دونوں ہی کے نمونوں اور تصویروں پر ہوتا ہے تو راہِ احتیاط یہی ہے کہ مفسرین کے خیال کے مطابق تمثال سے مراد بے جان چیزوں کی تصویریں مراد لی جائیں۔

☆ یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی شریعت میں کسی جاندار کا مجسمہ یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبیہ بنانا جائز ہو لیکن تورات کی مذکورہ بالا عبارت اس کی تائید نہیں کرتی۔ اور ایک نبی اپنے رب کے حکم اور اپنی پیش کردہ شریعت کے خلاف ہرگز کوئی کام نہیں کرسکتا، ایسا کرنا ان کے مقامِ نبوت کے منافی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بحیثیت نبی جو معجزات عطا کیے ان میں ایک اہم معجزہ انہیں دینوی حکومت، شان وشوکت اور فنون میں ترقی کا عطا کرنا بھی تھا۔ جنات، ہوا، اور پرندے بھی ان کے دائرۂ حکومت میں شامل تھے۔ جنوں کی غیر معمولی طاقت اور ہواؤں پر حکمرانی کی وجہ سے آپ کے لیے دھاتوں سے کام لینا، انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا، دور دراز سے قیمتی پتھر اٹھا کر لانا، اور پھر صنعت وکاری گری میں بے مثال نمونوں کے ساتھ ہر چیز کو بنانا اور ڈھالنا ان کی نبوت کا معجزہ اور ان کی حکومت کا طرۂ امتیاز تھا۔

مذکورہ بالا آیت اور اس کے سیاق وسباق میں آنے والی آیات میں اسی چیز کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا حق بات یہی ہے کہ جنات حیرت انگیز طور پر قدرتی مناظر اور کائنات کی بے جان اشیاء کے ایسے نادر نمونے بناتے جن سے ان کے محلات کی اور مساجد وغیرہ کی خوب صورتی اور شان وشوکت میں بھی اضافہ ہوتا اور دوسرے بادشاہوں پر ان کا رعب داب بھی خوب پڑتا۔ جیسا کہ ملکۂ سبا کے واقعہ سے پتا چلتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردے، چادر اور تکیے پر تصویر:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر پرندے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ جب کوئی اندر آتا تو اس کی تصویر سامنے آتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو نکال دو جب میں اندر آ کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی سنجاف تھی ہم اس کو پہنا کرتے تھے۔ (مسلم، کتاب اللباس)

اس کے ساتھ ہی اگلی حدیث میں ہے کہ اس پردے پر پردار گھوڑوں کی تصویریں تھیں۔

☆ معلوم ہوا کہ گھروں میں ایسے پردے لٹکانا جن پر کسی جان دار کی تصویر بنی ہو یا کاڑھی گئی ہو جائز نہیں۔

☆ جان دار چیزوں کی تصویر بنا کر اس سے آرائش کا کام لیا دنیادار کافر لوگوں کا طریقہ ہے مسلمان کا طریقہ ہرگز نہیں۔

☆ ریشمی سنجاف والی چادر یا کپڑا استعمال کرنا جائز ہے البتہ ریشم کے گدے، رضائیاں، چادر، گھوڑے کی زین، گاڑی کی سیٹوں کا کپڑا یا اسی طرح کی کسی اور چیز پر استعمال کیے جانے والا ریشمی کپڑا استعمال کرنا حرام ہے۔ ان کپڑوں پر زیادہ سے زیادہ ریشمی سنجاف لگانے کی اجازت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید سے روایت ہے کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا تصویریں ہوں۔ زید نے کہا میں یہ سن کر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابوطلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، کیا آپ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے جو دیکھا ہے وہ بیان کرتی ہوں۔ ایک بار آپ جہاد (غزوہِ تبوک) کے لیے تشریف لے گئے۔ میں نے ایک پردہ خریدا اور اس کو دروازے پر لٹکا دیا۔ جب آپ لوٹے اور پردہ دیکھا تو آپ کو برا معلوم ہوا، آپ نے اس کو کھینچا، یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا کہ پتھر اور مٹی کو پہنایا جائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنا لیے اور اس کے اندر کھجور کی چھال بھر دی۔ آپ نے اس پر عیب نہیں کیا۔ (بخاری، مسلم: ۲۱۰۶)

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور کا پتا چلتا ہے:

☆ گھروں میں آرائش کے لیے بغیر ضرورت کا پردہ لٹکانا جائز نہیں۔

☆ کسی معزز مہمان کی آمد پر پردہ لٹکا کر خوشی کا اظہار کرنا جائز نہیں اور اسی سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کسی اور طرح کا تکلف بھی مہمان کی آمد پر نہیں کیا جائے گا۔ مثلاً پھولوں کے گلدستے پیش کرنا، ہار پہنانا، غیر معمولی ساز و سامان کا اہتمام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا، روشنیاں کرنا، غبارے چھوڑنا، استقبال کے لیے راستوں میں بچوں یا بڑوں کا کھڑے ہونا غرض کسی بھی قسم کا تکلف نہیں کیا جائے گا۔

☆ اگر کوئی مہمان کی آمد پر اس قسم کا تکلف کرے تو مہمان کو چاہیے کہ میزبان کو سمجھائے اور اس قسم کے تکلفات کو قبول نہ کرے۔

☆ گھر والوں کو کسی ناجائز کام کی شدت محسوس کرانے اور انہیں ڈرانے کے لیے ناجائز کام کو توڑ پھوڑ دینا جائز ہے۔

☆ ہمیں اللہ نے پتھر اور مٹی کو اللہ نے پہنانے کا حکم نہیں دیا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ گھروں کی آرائش کرنا خصوصاً دیواروں اور چھتوں کے لیے مختلف آرائشی چیزوں کا استعمال ممنوع ہے۔ جیسے دیواروں پر مہنگے ترین روغن کرانا، بیل بوٹے بنوانا، لکڑی کا کام کرانا، دیواروں پر قالین یا وال پیپر چپکانا ان پر سینریاں، تصویریں اور آرائشی چیزیں لٹکانا، فرش پر رنگا رنگ قالین بچھانا غرض یہ سب پتھر اور مٹی کو پہنانے والے کام ہیں۔

☆ اس حدیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ مذکورہ پردے پر تصویر نہیں بلکہ وہ صرف آرائشی پردہ تھا۔

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پردے کے گدے یا تکیے بنا لیے گویا مال یا کسی چیز کو اس کے ناجائز ہونے کا پتا چل جانے کے بعد جائز مصرف میں لانا چاہیے، ضائع نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہیے۔

☆ سنن ابوداؤد میں اس حدیث کی وضاحت میں لکھا ہے کہ یہ پردہ حاشیہ دار تھا۔ آپؐ نے اس کو اتار کر پھینکتے ہوئے فرمایا: بے شک اللہ نے ہمیں رزق اس لیے نہیں دیا کہ اینٹوں اور پتھروں کو پہنائیں۔ گویا اینٹ اور پتھر یا گھروں اور عمارتوں کی آرائش پر خرچ کرنا مال کا ضیاع بھی ہے اور ناجائز استعمال بھی۔

☆ صحیح مسلم کی ایک اور حدیث اسی مضمون کی ہے جس میں یہ بات بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پردہ دیکھ کر اندر داخل نہیں ہوئے۔ نہ ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلام کا جواب دیا۔

☆ اس طرح کی ایک روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے مصوروں کو قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ ان میں جان بھی ڈالو۔ پھر ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہوں، اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(مسلم: ۲۱۰۶۔ بخاری، کتاب اللباس)

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔ بُسر (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں۔ ہم لوگ زید بن خالد کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے گئے تو دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا ہے جس پر تصویریں تھیں۔ ہم نے کہا کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربیب زید بن خالد نے تو ہم سے حدیث بیان کی تھی پھر ان کے گھر یہ تصویر کیسی؟ عبیداللہ نے کہا کیا تم نے زید بن خالد سے یہ نہیں سنا (اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ) البتہ جو کپڑے میں نقش ہو (جائز ہے)۔

(بخاری: ٥٩٥٨- مسلم: ٢١٠٦- ابو داؤد: ٤١٥٥)

دراصل یہ اسی حدیث کا ایک حصہ ہے جو پیچھے گزر چکی ہے۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث زید بن خالد نے سنی۔ پھر زید بن خالد بیمار ہو گئے (زید سے یہ حدیث سننے والے راوی) بُسر زید بن خالد کی عیادت کے لیے گئے۔ وہاں انہیں تصویروں والا پردہ لٹکا ہوا نظر آیا تو انہوں نے تعجب کا اظہار اس لیے کیا کہ رحمت کے فرشتے تصویر والے گھر میں داخل نہ ہونے کے حکم والی حدیث زید بن خالد ہی نے روایت کی تھی۔

عبیداللہ خولانی رحمہ اللہ نے جنہوں نے یہ حدیث زید بن خالد ہی سے سن رکھی تھی۔ بُسر کی غلط فہمی دور کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے میں اگر نقش کی صورت میں تصویر ہو تو یہ جائز ہے۔

اس حدیث کو بنیاد بنا کر بعض تابعین نے کہا اور بعد کے بھی بعض علماء نے کہا کہ اس تصویر کا جواز ہے جو گدے، چادر وغیرہ پر بنی ہو اور وہ پاؤں میں روندی جائے، یعنی اس کپڑے کو بلند جگہ پر یا احترام والی جگہ پر نہ رکھا جائے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ ہم نے تصویر والے پردے کو پھاڑ کر گدے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا تکیے بنا لیے تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر کچھ نہیں کہا۔

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ممانعت اس تصویر کی ہے جو نمایاں مقام پر رکھی جائے جو تصویر فرش پر ذلت کے لیے بچھا دی جائے اس کی ممانعت نہیں۔ (مسند احمد)

گدوں پر یا روندی جانے والی تصویروں کا جواز گو صحابی اور تابعی کے عمل سے ملتا ہے لیکن اس میں چند باتیں بہرحال محلِ نظر ہیں:

☆ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردے پھاڑ کر گدے بنائے تو تصویریں بھی پھٹ کر مسخ ہو گئیں لہٰذا وہ تصویر کے حکم میں نہ رہیں۔ جیسا کہ درجِ ذیل حدیث سے اس کا حکم ملتا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا: گزشتہ شب میں آپ کے ہاں آیا تھا مگر اندر آنے سے یہ امر میرے لیے رکاوٹ بن گیا تھا کہ (آپ کے گھر کے) دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں تصویروں والا پردہ تھا اور کتا بھی تھا چنانچہ آپ گھر میں تصویر کے متعلق حکم دیجیے کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے اور درخت کی مانند ہو جائے اور پردے کے متعلق کہہ دیجیے کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے جائیں جو پھینکے جائیں اور پاؤں سے روندے جائیں اور کتے کے متعلق فرمایئے کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔ یہ کتا حسن حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارپائی کے نیچے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اسے باہر نکال دیا گیا۔

(ابوداؤد: ۴۱۵۸۔ ترمذی: ۲۹۰۶۔ نسائی: ۵۳۶۸)

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو ان تینوں اشیاء چیزوں کے تلف کرنے کا طریقہ بھی بتایا۔ تصویر کا سر کاٹ دیا جائے اور پردے کے تکیے بنا کر تصویر چیر دی جائے۔ کتا گھر سے باہر نکال دیا جائے۔

☆ محدثین اور فقہا اس بات پر متفق ہیں کہ تصویر چاہے روندی جارہی ہو اس کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (دیکھیے فتح الباری، کتاب اللباس از امام ابن حجر عسقلانی)

☆ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: **اِلَّا رَقْمًا فِی الثوب** (سوائے اس نقش کے جو کپڑے میں ہو)

ان الفاظ سے یہ پتا نہیں چلتا کہ اس سے مراد کسی بے جان چیز کا نقش یا تصویر ہے یا جاندار چیز کا نقش مراد ہے۔ احتمال یہ بھی ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بتا کر کہ جہاں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ "سوائے اس نقش کے جو کپڑے میں ہو۔" یہ استثنا کیا ہو کہ جو نقش و نگار (جاندار کی تصویر کے علاوہ) کپڑے میں بنے ہوتے ہیں ان کا حکم ایسا نہیں۔

مذکورہ احادیث نہ تو مصوّر کے لیے جواز مہیا کرتی ہیں نہ ہی تصویر برائے فروخت، شہرت یا تعلیم و تدریس کے لیے جواز پیش کرتی ہیں۔ اس سے تو یہ معلوم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ بالفرض کسی جاندار کی تصویر والی چیز گھر میں آ جائے تو اس کا ایسا استعمال سوچیں جس سے اس تصویر کی ذلت ہو اور اس کپڑے کو کاٹ کر تصویر کی صورت ٹکڑے ٹکڑے (اعضا بریدہ) کر دی جائے۔ کیا تصاویر کا استعمال آج اسی لیے کیا جا رہا ہے؟ اور اسی طرح کیا جا رہا ہے؟

تصویری ڈاک، ٹکٹ، کرنسی نوٹ، دعوتی کارڈ، اشتہارات، تصویری انتخابی مہم، مختلف تقاریب کو البم اور مووی کے ذریعے محفوظ کرنا...... واکی ٹاکی ڈال، شیر، گدھے جیسے جانداروں کے مجسمے، تصاویر اور کھلونے جنہیں ڈیکوریشن پیس کی صورت شوکیسوں میں سجایا جاتا ہے۔ کیا یہ سب چیزیں اتفاقیہ کسی چیز پر بنی ہوئی آ جاتی ہیں؟...... کیا ہم انہیں کاٹ کر مسخ کر کے ان کا کوئی گدا، تکیہ بنا لیتے ہیں؟ ...... کیا نیت یہی ہوتی ہے کہ انہیں پیروں تلے روندنا ہے؟ سچ پوچھیں تو آج کل تو قالین اور گدے بھی اپنی امارت اور نمائش کے لیے بچھائے اور خریدے جاتے ہیں، چاہے کام ان سے بیٹھنے ہی کا لیا جاتا ہے۔

عکس اور نقش کی بحث:

دورِ حاضر کے تصویر کے جواز پر اصرار کرنے والے علما اور عوام کی اکثریت کا کہنا ہے کہ اس تصویر کی ممانعت ہے جو ہاتھ سے بنائی جائے یا مجسمہ ہو۔ کیمرے سے تصویر ہو تو ایسے ہی ہے جیسے آئینے میں موجود عکس۔ ٹی وی، کمپیوٹر اور موبائل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر لی گئی تصویر بھی ممنوع تصویر کے حکم میں داخل نہیں کیوں کہ وہ بھی عکس ہے یا یہ کہ یہ صرف برقی ذرات ہیں انہیں جب ایک خاص طریقے سے گزارا جاتا ہے تو وہ روشنی پڑتے ہی تصویر بن جاتے ہیں اور جیسے ہی بجلی کی رو بند ہو جاتی ہے تصویر بے جان اور بے جسم ہو جاتی ہے۔

آیئے! ذرا اس استدلال کا جائزہ لیں۔

☆ چیز کوئی بھی ہو اس کے متعلق یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ کیسے بنی ہے بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ بننے کے بعد وہ کیسے جسم میں تبدیل ہوئی ہے اگر وہ کسی ممنوع و حرام صورت میں تبدیل ہوگئی تو وہ حرام و ممنوع کہلائے گی اگر نہیں تو وہ جائز ہے۔

☆ دورِ قدیم میں شراب بھٹیوں کے ذریعے بنائی جاتی تھی اور آج خودکار مشینوں پر لیکن جو چیز بن کر سامنے آتی ہے وہ شراب ہی ہے لہٰذا خودکار مشینوں کے ذریعے بنائی گئی شراب بھی حرام ہے۔

دورِ قدیم میں سود افراد لیتے تھے کیوں کہ بینک سسٹم نہیں تھا۔ دورِ حاضر میں بینک قرضوں پر سود لیتے بھی ہیں اور دیتے بھی ہیں۔ طریق کار بدل گیا ہے لیکن حقیقت میں وہ بھی سود تھا اور یہ بھی سود ہی ہے۔

☆ دورِ قدیم میں عورتیں بھنوؤں کے بال نوچ کر صاف کرتی تھیں۔ اب لیزر مشین کے ذریعے انہیں جلا کر ان کی جڑیں بھی ختم کر دی جاتی ہیں لیکن دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقوں کا مقصد اور نتیجہ ایک ہونے کی وجہ سے دونوں ہی لعنتی کام ہیں۔

☆ ۔۔ قدیم میں جو تصویر ہاتھ سے بنائی جاتی تھی نتیجہ اس کا بھی یہی تھا کہ جس شخص یا چیز کی شبیہ بنانا ہوتی وہ بن جاتی۔ پھر کیمرہ ایجاد ہوا اور مقصد یہی تھا کہ تصویر ہاتھوں سے بنانے میں خاصا وقت اور محنت درکار ہوتی تھی پھر بھی ہو بہو نقل اتارنا کچھ مشکل تھا لیکن کیمرے کی ایجاد نے اس مشکل کو آسان کر دیا۔ پہلے اس پیشے کو سیکھنا پڑتا، محنت کے بعد تصویر بنانا آتا لیکن اب ہر آدمی کیمرہ ہاتھ میں پکڑ کر جس چیز یا انسان کو چاہے اور جس حالت میں چاہے تصویر کھینچ سکتا ہے اور اتنی خوبی سے کھینچی جاتی ہے کہ اصل اور نقل دونوں میں ذرہ بھر فرق نہیں ہوتا۔

مووی کیمرے اور اس کے بعد موبائل نے مزید آسانی پیدا کر دی۔ انٹرنیٹ پر بات چیت کے ساتھ ساتھ تصویر بھی آ جاتی ہے۔

اب آئیں اس طرف کہ یہ عکس ہے یا نقش۔

☆ کسی چیز کا عکس تب تک نہیں دیکھا جا سکتا جب تک کہ وہ چیز موجود نہ ہو جو اپنی شفافیت کی وجہ سے سامنے آنے والی چیز کا عکس اپنے اندر اتار لیتی ہے مثلاً آئینہ، پانی، سٹیل کی شفاف سفید دھات وغیرہ۔ جب ان کے سامنے سے چیز یا انسان ہٹ جائے تو عکس ختم ہو جاتا ہے گویا عکس ایک عارضی چیز ہے اسے محفوظ نہیں کیا جا سکتا، اور اگر محفوظ کر لیا جائے جیسا کہ کیمرے کا اصول ہے تو وہ عکس نہیں بلکہ عکس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ کرنے اور نقش کر لینے کے عمل کا نام ہے لہٰذا محفوظ ہونے کی وجہ سے وہ نقش یا تصویر بن گیا۔

☆ اس پر بھی غور کیا جائے کہ کیمرے وغیرہ سے لی گئی تصویر کے لیے عکس کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ عام طور پر اسے تصویر ہی کہا جاتا ہے گو فوٹو کا لفظ بھی بولا جاتا ہے لیکن نتیجہ کے طور پر جو کچھ ملتا ہے وہ عکس نہیں تصویر ہی ہوتی ہے۔

☆ احادیث میں جس چیز کی ممانعت کی گئی ہے اس کے لیے لفظ صُورۃ اور تصاویر آیا ہے۔ اگر ہاتھ سے بنائی گئی تصویر حرام ہے تو اس کے لیے تمثال یا شبیہ کا لفظ آتا۔

عکس اور وڈیو یا سی ڈی کے ذریعے محفوظ تصویر کا فرق درج ذیل ہے:

☆ وڈیو اور سی ڈی یا موبائل وغیرہ سے تصویر آدمی اپنے اختیار سے بناتا ہے جب کہ آئینے میں ایسا نہیں ہوتا۔

☆ وڈیو، سی ڈی، موبائل وغیرہ کی تصویر جب چاہیں سکرین پر لا کر دیکھ سکتے ہیں، عکس میں ایسا نہیں ہوتا۔

☆ سکرین پر جتنی دیر چاہے تصویر موجود رکھ سکتے ہیں، عکس میں ایسا نہیں ہوتا۔

☆ اہم بات یہ کہ موبائل ہو، کیمرہ ہو، سی ڈی ہو یا وڈیو ان سب کے ذریعے تصویر کھینچنے کا مقصد کسی کی صورت کو محفوظ کرنا ہوتا ہے اور یہی اس کے تصویر ہونے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے بڑی دلیل ہے۔

غرض اپنی نوعیت، اثرات اور جسمیت کے لحاظ سے کیمرے سے لی گئی یا موبائل پر لی گئی تصویر تصویر ہی ہے وہ عکس ہرگز نہیں ہے۔

تصویر کے بغیر گزارہ نہیں:

بعض لوگ کوئی عقلی دلیل دینے کی بجائے صرف یہ کہہ کر تصویر سازی اور تصویر بازی کو جواز دیتے ہیں کہ دورِ حاضر میں تصویر کے بغیر گزارہ نہیں۔ دراصل یہ سوچ اس بات کی غماز ہے کہ ایسا کہنے والوں کی نفسیات اور ایمان میں درج ذیل قسم کی خرابیاں پائی جاتی ہیں:

☆ ان کا خیال ہے کہ ربِّ کریم کے نبی ﷺ نے تصاویر سے مکمل اجتناب کیا، ان کے بنانے والوں پر لعنت کی تو انہوں نے نعوذ باللہ ایسے کام کو اپنی امت کو حکم دیا جس کے بغیر گزارہ ہی نہیں ہوسکتا۔

☆ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سماجی اور معاشرتی ضروریات اور عدم ضروریات کا تعین کرنے میں یہی لوگ کمال درجے کے دانش ور ہیں۔

☆ سوال یہ ہے کہ جو لوگ آج بھی بغیر تصویر کے اپنے تمام کام، کاروبار وغیرہ کر رہے ہیں ان کا گزارہ تصویر کے بغیر کیسے ہو رہا ہے؟

☆ ''تصویر کے بغیر گزارہ نہیں'' کہنے والے ایمانی لحاظ سے انتہائی کمزور درجے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہیں بلکہ وہ ہوا کے رخ پر بہنے والے تنکے کی طرح اپنی دینی غیرت اور عمل میں بے جان ہو کر آنے والی گناہ آلودرو کا حصہ بن جاتے ہیں۔

☆ یہ لوگ تصویر کے مفاسد، اس کے گناہ کی شناعت سے بھی واقف نہیں اور یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں کا قرآن وحدیث کا مطالعہ تو اتنا بھی نہیں جتنا وہ روزانہ ''منڈی کے بھاؤ'' کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ اخبارات پڑھنے، میڈیا کو دیکھنے، لباس، مکان، خوراک پر تبصرے کرنے، حالاتِ حاضرہ پر گفتگو کرنے، بازاروں اور تفریح گاہوں میں گھومنے پھرنے غرض دنیا کے ہر کام کے لیے وقت نکال لیتے ہیں لیکن اپنے خالق کی کتاب جو انہی کی زندگی اور آخرت کو سنوارنے کی شاہ کلید ہے اس کو پڑھنے کے لیے انہیں اپنی زندگی کے پچاس سالوں اور ہر سال کے تین سو پینسٹھ دنوں میں کوئی وقت نہیں ملتا۔ اس حالت کو ان کی بدبختی کے سوا کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

☆ تصویر کے سیلاب کی وجہ سے ان کی زندگی میں کیا کیا مصیبتیں اور ذلتیں در آئی ہیں یہ لوگ اس پر بھی غور نہیں کرتے۔

بچوں کا موبائل اور انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرنا، موبائل کے ذریعے ہر راہ چلتی لڑکی تصویر کھینچ کر پھر اسے بلیک میل کرنا، بے پردگی اور اس پر مزید تعلقات بڑھانے کی جسارت کے سبب لڑکیوں کا گھر چھوڑ کر بھاگ جانا، ان سب آفتوں کو دیکھنے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہنے کے باوجود یہ لوگ تسلیم نہیں کرتے کہ دورِ جدید کی تمام خرافات سمیت تصویر کے ...ن پر ڈاکہ ڈالنے کے ساتھ ساتھ غیرت کو بھی نیلام کر رہے ہیں۔

تھوڑی دیر کے لیے سوچیے۔

کیا تصویر کے بغیر ہم بیمار ہو جائیں گے؟......ضروریات مہیّا نہیں ہوں گی؟......یا معاشرہ آپ سے تعلق توڑ دے گا؟......اگر ایسا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا تو پھر یہ سوچ کیوں؟

شادی، عقیقہ، مہندی، مایوں، سالگرہ کی مووی نہیں بنے گی تو کون سا اندھیرا چھا جائے گا؟ امتحان میں کامیاب ہونے والے یا کوئی عہدہ یا اعزاز حاصل کرنے والے کی تصویر نہیں چھپے گی تو کیا اس سے یہ عہدہ یا کامیابی چھن جائے گی؟

اگر مصنف کتاب پر تصویر نہیں دے گا تو کیا یہ اس کی تصنیف نہیں کہلائے گی؟

سیاستدان اگر تصویر نہیں دے گا تو اس کا بیان شائع نہیں ہوگا؟......عورت کی تصویر نہ ہوگی تو کیا اخبار اخبار نہیں کہلائے گا؟

صرف اسی پر ہی بس نہیں دورِ حاضر میں جو لوگ تصویر کے فتنے سے بحمد اللہ محفوظ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حلال وحرام کی حدود کا پاس رکھنے کی توفیق عطا کی ہے، جو ممنوعات کی حدوں کے قریب بھی جانے سے ڈرتے ہیں، تصویر کے بغیر گزارہ نہیں کی خیالی دلیل دینے والے اس تصویر گریزی کرنے والے افضل واعلیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقے کی یہ ذہن سازی کرتے ہیں، ان کے بچوں کے دلوں میں یہ بات بٹھاتے ہیں کہ دورِ حاضر میں تصویر سے بچنا ناممکن ہے، یہ کوئی اتنا بڑا گناہ نہیں جسے خواہ مخواہ چھوڑنے پر اصرار کیا جائے، ممنوعات سے بچنے اور تصویر سے بچنے کا خیال قدامت پسندی اور رجعت پسندی کی دلیل ہے، اسلام اتنا بھی سخت نہیں۔ پھر آپ تصویر سے کیسے اور کہاں کہاں سے بچیں گے، یہ تو اب عام ہو چکی اور سرکاری امور میں ہر شخص کی مجبوری بن چکی ہے۔

اس طرح دورِ حاضر میں جو گناہ سے بچنا چاہتا ہے، اللہ کی نافرمانی سے ڈرتا ہے، اسے اور اس کے بچوں کو اللہ کے عذاب سے بے خوف طبقہ یہ بتاتا اور سمجھاتا ہے کہ آپ لوگ گناہوں سے بچ کر غلطی کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہماری طرح جرم و عصیان میں بے خوف کود جاؤ۔

حلال و حرام کا اختیار کس کو؟

تصویر کے حرام ہونے سے متعلق اتنی زیاد، واضح اور تواتر سے احادیث پڑھنے کے بعد بھی جو لوگ یہ گنجائش بتاتے ہیں یا کہتے ہیں کہ تصویر کی حرمت صرف شرک کی وجہ سے تھی اب وہ وجہ نہیں رہی اس لیے تصویر اب حرام نہیں رہی یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

تصویر کی دورِ حاضر میں پرستش کی جاتی ہو یا نہ کی جاتی ہو، مصور احادیث کی رو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اللہ کے ساتھ برابری کرنے پر تُل جاتا ہے لہٰذا تصویر کی وجہ سے یہ شرک بھی ایسا نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔

کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کا اختیار اللہ کے پاس ہے اس لیے اپنی قیاس آرائی سے تصویر کو جائز یا حلال کہنا بہت بڑی جسارت ہے۔ مولنا مودودی لکھتے ہیں:

"دنیا میں تصویر بہت سے فتنوں کا موجب بنی ہے۔ یہ تصوراتی ذرائع میں سے ایک ہے جن سے بادشاہوں، ڈکٹیٹروں اور سیاسی لیڈروں کی عظمت کا سکہ عوام الناس کے دماغوں پر بٹھانے کی کوشش کی گئی۔ تصویر کو دنیا میں شہوانیت پھیلانے کے لیے بھی بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا اور آج یہ فتنہ ہر زمانے سے زیادہ عروج پر ہے۔ تصاویر قوموں میں نفرت و عداوت کے بیج بونے، فساد ڈلوانے اور عام لوگوں کو طرح طرح سے گمراہ کرنے کے لیے بھی بکثرت استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ اس لیے یہ سمجھنا کہ شارع نے تصویر کی حُرمت کا حکم صرف بت پرستی کے استیصال کی خاطر دیا تھا، اصلاً غلط ہے۔ شارع نے مطلقاً جاندار کی تصویر سے روکا ہے۔ ہم اگر خود شارع نہیں بلکہ شارع کے متبع ہیں تو ہمیں علی الاعلان اس سے رُک جانا چاہیے۔ ہمارے لیے یہ کسی طرح جائز نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی علتِ حکم خود بخود تجویز کر کے اس کے لحاظ سے بعض تصویروں کو حرام اور بعض کو حلال قرار دینے لگیں۔" (سورہ سبا، تفہیم القرآن، ج ۴، ص ۱۸۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ معاشرہ اور تصویر

تصویر حرام ہے یہ بات تو ثابت ہو چکی ، اب ہم یہ جائزہ لیں گے کہ اس وقت مختلف شعبہِ زندگی اور معاشرتی وسماجی تقریبات میں تصویر جس طرح دخیل ہو چکی ہے اس کے اثرات کیا ہیں اور شرعاً ہمیں کیا کرنا ہے۔

تعلیم وتدریس میں تصویر:

دورِ حاضر میں تعلیم وتدریس میں تصویر کے استعمال کو ایک مجبوری بتایا جاتا ہے۔ کہا جارہا ہے کہ تصویر کے بغیر تعلیم حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔

یہ عذر بھی صرف ایک عذر ہی ہے، حرام کے ذریعے کوئی بھی حلال کام انجام دینا جائز نہیں۔

آج سے ساٹھ ستر سال قبل تک اسکول کے بچے بغیر تصویر کے تعلیم حاصل کیا کرتے تھے اور دورِ قدیم سے ایسا ہی چلا آرہا تھا۔ سابقہ دور ہی میں بڑے بڑے عالم، فاضل، ادیب، شاعر، سائنس دان، محدثین، فقہا پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ انہوں نے تصویر کے بغیر ہی اپنے علمی مدارج طے کیے تھے۔

تصویر کے ساتھ تعلیم حاصل کرنا آسان طریقہ تعلیم تو شاید ہو لیکن موثر اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیاری طریق تعلیم ہرگز نہیں۔غور کیجیے:

☆ تصویر کی بجائے بچے کو علم میں اضافے کے لیے اصل چیز دکھادی جاتی تھی یا اس نے دیکھی ہوتی تھی مثلاً درختوں کی جڑیں، پتے، تنا، پھل، بیج وغیرہ لہٰذا اس کی مشاہداتی حِس چیز کو صرف ایک بار دیکھ کر تجزیہ کر لیتی تھی کہ یہ چیز دوسری چیزوں سے کن خصوصیات کی بنا پر مختلف ہے۔ دورِ حاضر کے بچوں کو درختوں کی جڑیں، پتے، پھل، بیج وغیرہ کی کتنی ہی زیادہ کتاب میں تصویریں دے کر اور اس سے تصاویر بنوا کر سمجھایا جائے اس کے دماغ میں یہ سب مشکل ہی سے بیٹھتا تھا۔

☆ تصویری طریقِ تدریس نے بچوں سے ان کی ذہانت، سوچ اور دماغی صلاحیتیں چھین لی ہیں۔ بچہ خود سوچنے کی بجائے جواب دینے کے لیے تصویر کا سہارا لیتا ہے۔ یہ تعلیمی مدد ہے یا دماغی کند ذہنی؟

بے جان اشیا کا میدان جاندار چیزوں کی نسبت وسیع ہے لہٰذا بے جان چیزوں سے مدد لی جاسکتی ہے۔

جان دار چیز کی تصویر دینا ناگزیر ہو تو اس کے جسم کے مختلف اعضا الگ الگ دیے جاسکتے ہیں کیوں کہ الگ الگ اعضا ایک مردہ چیز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

☆ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تصویروں کی وجہ سے بچے تعلیم میں دل چسپی لیتے ہیں۔ یہ بات درست ہے جس کا سبب یہ ہے کہ دورِ حاضر میں ہر چیز میں تصویر کو دخل انداز

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جا چکا ہے۔ بچے جب ہر جگہ تصویریں ہی تصویریں دیکھتے ہیں تو انہیں بغیر تصویروں کے اپنی کتابیں بالکل پسند نہیں آتیں، نہ ان کا ان میں دل لگتا ہے۔ بلکہ کتاب سے بڑھ کر اب بچے کمپیوٹر میں دل چسپی لیتے ہیں، کتاب چاہے باتصویر بھی ہو اب انہیں اس میں دل چسپی محسوس نہیں ہوتی کیوں کہ کمپیوٹر اب پورے زوروشور سے چھا چکا ہے۔ اب طلبہ پڑھنے کے لیے کتابوں کی بجائے کمپیوٹرائزڈ کتابوں کا سہارا لیتے ہیں۔

بہر حال انسانی بچے کا جو مزاج بنا دیا جائے بن جاتا ہے، اگر ہم تصویر جیسے بے برکت اور شیطان کو دخل اندازی کا موقع دینے والے شغل سے جان چھڑانے کا ارادہ کرلیں تو یہ کام چنداں مشکل نہیں۔

کتابی تصویروں کی وجہ سے بچہ جہاں بھی ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ رحمت کے فرشتوں کی بجائے غضب کے فرشتوں کا پٹارا اپنے ساتھ ساتھ لیے پھرتا ہے۔

جب کہ دین کے علم پر تو یہ خصوصی بشارت دی گئی ہے کہ طالب علم کے راستے میں فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

اگر اس طالب علم کے پاس تصویروں والی کتابیں ہوں تو پھر یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہارات اور تصویر:

اشتہارات دورِ حاضر کا فحاشی اور شیطانیت کا ایک ایسا شگوفہ ہے جو مصنوعات کی آ کاس بیل سے پھوٹا ہے، اس نے جہاں لوگوں کو رنگا رنگ چیزوں کے بے جا اور بغیر ضرورت استعمال کی مسرفانہ چاٹ لگا دی ہے وہاں عورت اور مرد کی جنس کو بڑھکانے والی عکس بندی اور تصویر سازی کو بھی گلی گلی میں عام کر دیا ہے۔

جو صنعت کار اپنی متعلقہ صنعت کے اشتہار کے ساتھ عورت یا عورت اور مرد کی تصویر دیتے ہیں یا جنسی آگ کو تیز کرنے والے جملے ساتھ لکھتے ہیں وہ اس ذریعے سے جو کچھ کماتے ہیں وہ بھی حرام آلود ہو جاتا ہے اور اہلِ ایمان میں فحاشی پھیلانے کے باعث دنیا اور آخرت کا عذاب بھی مول لیتے ہیں۔ ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (النور: ۲۹)

’’جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی کی بات کا مسلمانوں میں چرچا ہو تو ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا میں اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔‘‘

جو لوگ ان صنعت کاروں کی اشتہار سازی اور اس کی اشاعت میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں وہ بھی مذکورہ آیت میں بیان کی گئی وعید کو اپنے لیے حلال کر لیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تصویر جنسی جذبات کو بڑھکانے والی نہ بھی ہو تو وہ ایک ایسی چیز تو ضرور ہے جس کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ لہٰذا تصویر سے بہرصورت بچنا چاہیے۔

صنعت کار کا پھیلایا ہوا فحش آلود تصویری عذاب ان لوگوں کے گھروں میں زبردستی گھستا چلا آ رہا ہے جو اس عذاب کو پسند نہیں کرتے۔ اس کا حل یہی ہے کہ صارفین تصویری اشتہارات والی مصنوعات کا مقاطعہ کریں اور ان کی مصنوعہ چیز خریدکر ان کو اس فریب میں مبتلا نہ کریں کہ ان کے اس گناہ والے کام سے آلودہ چیز کو پسند کرنے والوں میں ایک نام ہمارا بھی ہے۔

اشتہار دراصل اس چیز کا اعلان ہوتا ہے کہ فلاں چیز، فلاں صنعت، فلاں جگہ سے یا فلاں کمپنی، ایجنسی کارخانے یا دکان پر سے دستیاب ہے۔

اس کے ساتھ نہ تو تصویر کی ضرورت ہے اور نہ جادو اثر لفظوں کی۔ جادو اثر لفظوں کا حلقہ اتنا موثر ہے کہ اب دینی ادارے بھی اپنی کتاب یا چیز کا اشتہار دیتے ہوئے ان بے حیا لوگوں کے انداز میں جملے مرتب کرتے اور لکھتے ہیں۔

شریعت کی رُو سے اپنی بنائی ہوئی چیز کی یا اپنی دکان میں رکھی ہوئی چیز کی تعریف کرنا بھی جائز نہیں بلکہ تاکید ہے کہ صارف کو اس چیز کے عیب بتائے جائیں اگر واقعی کوئی خوبی موجود ہو اور تجربے میں بھی آئی ہو تو اسے بیان کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے ورنہ خاموشی اختیار کرنا چاہیے۔ صارف کو بغیر کوئی تحریک دیے دکان دار یا صنعت کار کو انتظار کرنا چاہیے کہ کیا وہ اس چیز کو خریدنے پر آمادہ ہے یا نہیں؟

اس طرح کمائی تو غالباً کم ہو لیکن ان شاء اللہ برکت ضرور ہوگی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور عیب بیان کر دیں گے تو ان کے لیے اس بیع میں برکت ہوگی اور اگر وہ عیب چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو بیع میں برکت مٹ جائے گی۔ (بخاری، کتاب البیوع: ۲۰۸۲)

تصویر اور ذوقِ خودنمائی:

جو عالم، لیڈر، طالب علم، کسی جماعت کے کارکن، رفاہِ عامہ اور خدمتِ خلق کا کام کرنے والے، ادیب و شاعر حضرات، مخدوم و سجادہ نشین لوگ، گانے بجانے والے، فلمی لوگ، وزرا، صدر، غرض جتنے لوگ بھی اپنی تصویر بنواتے یا کھنچواتے ہیں ان کا مقصد صرف خودنمائی ہوتا ہے، نیز جو شخص تصویر کھینچتا یا بنواتا ہے وہ اسے دوسروں کو بھی ضرور دکھاتا ہے چاہے چند افراد کو دکھائے یا چند سو کو یا چند ہزار اور چند لاکھ کو۔ کوئی بھی شخص صرف خود دیکھنے کے لیے تصویر کھینچنے کا تردد نہیں کرتا اگر یہی بات ہوتی تو اس کے لیے آئینہ ہی کافی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا آپ یا اپنا کام دوسروں کو دکھانے کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ لوگ صاحبِ تصویر کی شکل وصورت یا رعب وداب یا عہدہ ومنصب یا علم وفضل پر تبصرہ کریں، اسے عظیم سمجھیں۔ یا پھر جس کام کے حوالے سے تصویر دی گئی ہے، لوگ اس کام کے حوالے سے صاحبِ تصویر کو سراہیں۔ غرض تصویر کا مقصد سوائے خودتوصیفی، خود نمائی اور خودستائی کے اور کچھ بھی نہیں۔

شریعت کی نظر میں خودنمائی بھی ایک اخلاقی عیب ہے اور خودستائی بھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا تُزَكُّوْا اَنْفسكم، اللّٰه اعلمُ بِاهل البِر منكم

"اپنی تعریف آپ مت کرو اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے نیک کون ہے۔

(مسلم، كتاب الآداب)

تصویر حرام تو ہے ہی، جہاں یہ ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے لیکن یہ نفس کے تزکیے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے، کسی شخص کی تصویر اس کے نفس کو فخر، ریا، غرور اور تکبر میں مبتلا کر دیتی ہے۔

اکثر دینی تقریبات آج کل پردۂ سکرین پر دوسری جگہ بیٹھے ہوئے لوگوں کو اپنی کارروائی دکھاتی ہیں۔ جب کہ ان پروگراموں میں پردہ سکرین کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہوتی، خصوصاً تقریری پروگراموں میں اصل مقصد سننا ہوتا ہے نہ دیکھنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے حضرات صرف اپنی شخصیت کی نمائش کے لیے پردۂ سکرین کا سہارا لیتے ہیں، آخر اس کے علاوہ اور کیا مقصد ہوتا ہے؟ اگر تبلیغ کے لیے بولنے والے کا چہرہ دیکھنا ضروری ہوتا تو صحابہ کرام کیا یہ نہیں کر سکتے تھے کہ کسی بلند جگہ پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر مردوں اور عورتوں کو اپنی شکل دکھا کر خطاب کیا کرتے۔

درزی کی دکان اور مجسمے:

درزی حضرات کا کام اس وقت سے جاری ہے جب سے انسان نے سوت سے دھاگہ تیار کر کے کپڑے بنانے اور پہننے کا کام شروع کیا۔ یہ لوگ انسانیت کی ایک ایسی خدمت انجام دیتے ہیں جو شرعاً انسان کی بنیادی ضرورت بھی ہے اور باعثِ اجر وثواب بھی۔ بشرطیکہ درزی حضرات شرعی حدود کا خیال رکھیں۔

دورِ حاضر میں درزی حضرات نے جو کسی بازار میں اپنی دکان لگائے بیٹھے ہیں، پلاسٹک کے بنے ہوئے مختلف شکلوں کے مرد اور عورتوں کے مجسمے رکھے ہوتے ہیں جنہیں مختلف طرح کے لباس پہنا کر کھڑا کیا جاتا ہے۔

پہلی نظر میں درزی کی دکان، دکان نہیں بلکہ یوں لگتا ہے جیسے قدیم چین یا یونان کا کوئی بت خانہ ہو جہاں قطار در قطار بت کھڑے کیے گئے ہوں۔

درزی حضرات کو شہر کے بھرے بازار میں یہ بت خانے سجانے کی ضرورت شاید اس لیے پیش آئی کہ ان کی دکان پر ان بتوں سے پہلے کوئی گاہک نہیں آتا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بے چارے لقمے لقمے کے لیے ترستے تھے۔

بتوں کی اس سجاوٹ و آرائش میں بیٹھے ٹیلر ماسٹرز کی بجائے تو وہ مزدور ہزار درجہ بہتر ہے جو سر پر بوجھ اٹھاتا ہے، دھوپ میں محنت کرتا ہے۔ مالک کی باتیں بھی سنتا ہے اور شام کو دو تین سو روپیہ بمشکل لا کر اپنے بچوں کا پیٹ بھرتا ہے۔

جو درزی ان مجسموں کو اپنی دکان پر رکھتا ہے وہ اپنی کمائی کو بھی حرام آلود کرتا ہے اور رحمت کے فرشتوں کو اپنی دکان سے بھگا دیتا ہے شیطان کو اپنے ہاں بلا لیتا ہے اور شیطان ہی سارا دن اس کی دکان پر قبضہ کیے رہتا ہے۔

درزی حضرات کو چاہیے کہ اگر وہ اپنے ایمان کو بچانا چاہتے ہیں اپنی کمائی کو پاک رکھنا چاہتے ہیں تو ان مجسموں کو توڑ کر پھینک دیں اور پھر توکل کر کے دیکھیں ان شاء اللہ گاہک کم آئے یا زیادہ: کمائی میں برکت ضرور ہو گی۔

آخر اس دور سے پہلے تک تمام درزی اپنے ہنر ہی سے کماتے اور پیٹ بھر کر ہی سوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار کو بھی ان شاء اللہ ترقی دے گا۔

تقریبات اور تصویر:

دورِ حاضر میں ہر تقریب کی تصویر بنانا بلکہ متحرک تصویریں (مووی) بنانے کا معاشرے میں عام رواج ہو گیا ہے۔ جس شخص کے پاس کھانے کو کچھ نہیں وہ بھی شادی کرتے ہوئے مووی بنانا لازمی سمجھتا ہے۔ سیر و تفریح کے مواقع پر، سال گرہ،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کی تمام رسومات کے موقع پر، تعلیمی اداروں کی ہر تقریب، نجی اور حکومتی اداروں کی ہر تقریب، بیوٹی پارلر پر میک اپ کراتے ہوئے، تدفین و تکفین کی رسومات کرتے ہوئے، چہلم اور برسیاں مناتے ہوئے، جمعہ و عیدین پڑھاتے ہوئے، غرض ہر کام کی تصویر کشی کی جا رہی ہے۔ تصویر چوں کہ حرام ہے لہٰذا جہاں تصویر کھینچی جا رہی ہو وہاں بیٹھنا یا اس تقریب میں شامل ہونا بھی جائز نہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوتِ (ولیمہ) پر بلایا، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان کے گھر میں دیوار پر تصویر والا پردہ دیکھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں عورتوں نے یہ پردہ لٹکانے پر مجبور کیا تھا۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ خدشہ تھا کہ کوئی دوسرا یہ کام کرے گا لیکن تم سے یہ توقع نہ تھی، واللہ! میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا اور (یہ کہہ کر کھانا کھائے بغیر) واپس چلے گئے۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب ہل یرجع اذا رای منکرا فی الدعوۃ)

بعض روایات میں ذکر ہے کہ یہ ان کے بیٹے سالم کے نکاح کی دعوت تھی اور یہ پردے سالم کے کمرے پر لٹکے ہوئے تھے۔ اس میں تصویر والے پردے کا ذکر نہیں البتہ یہ ذکر ہے کہ یہ سبز رنگ کا پردہ تھا جو سجاوٹ کے لیے لٹکایا گیا تھا۔

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا اور نبی ﷺ کو دعوت دی۔ آپ آئے، گھر میں داخل ہوئے تو ایک تصویر والا پردہ دیکھا۔ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ گھر سے باہر نکل گئے اور فرمایا:

اِنَّ الْمَلٰئِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتاً فیه تصاوِیرُ.

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویریں ہوں۔'' (سنن نسائی: ۸/۲۱۳، ۵۳۶۶۔ ابنِ ماجہ مختصراً: ۳۳۵۹۔ مسند ابو یعلی: ۴۳۶، ۵۵۱، ۵۵۶ بحوالہ آپ کے مسائل از مبشر احمد ربانی)

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے لیے ایک آدمی نے کھانا تیار کیا۔ پھر انہیں دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ (تمہارے) گھر میں تصویر ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: ہاں۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر (گھر میں) داخل ہونے سے انکار کر دیا بالآخر اس شخص نے تصویر کو توڑا تو پھر آپ داخل ہوئے۔ (بیہقی: ۷/۲۶۸۔ فتح الباری: ۲۴۹۹، بسند صحیح)

جہاں بھی حرام کا ارتکاب ہو رہا ہو وہاں داخل ہونے اور اس مجلس میں شامل ہونے سے بچنا چاہیے۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت کا آخری حصہ)

اخبارات و رسائل اور تصویر:

اخبارات و رسائل میں جو تصاویر آتی ہیں وہ دیگر تمام قسم کی تصاویر کا ملغوبہ ہوتی ہیں۔ دیگر تمام تصاویر اخبارات و رسائل ہی کی وجہ سے دوسروں تک پہنچتی ہیں، اگر یہ اخبارات و رسائل کے مدیران یہ اصول طے کر لیں کہ وہ کسی بھی قسم کی تصویر شائع نہیں کریں گے تو ۹۰٪ تصاویر ختم ہو جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی شدہ جوڑوں کی تصاویر، اسکول کی تقریبات کی تصویر، فلمی لوگوں، کھلاڑیوں، ماڈل گرلوں کی تصاویر، سیاست دانوں اور ادیبوں کی تصاویر غرض ہر شعبے سے تعلق رکھنے والوں کی تصاویر کے علاوہ ہر مضمون اور ہر کالم کے ساتھ تصویر دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے صحافی حضرات کالم کے ذریعے اپنی تحریر پہنچانے کی بجائے لکھنے کا تمام تکلف اپنی تصویر چھپوانے کے لیے کرتے ہیں۔ اخبارات و جرائد ایسی تصویریں بھی دیتے ہیں جن کا تعلق نہ کسی صاحبِ تصویر سے ہوتا ہے نہ کسی خبر سے۔ مثلاً ایک لڑکی دریائے چناب کے کنارے بال کھولے کشتی میں بیٹھی سیر کر رہی ہے۔ (نیچے لکھا ہوتا ہے) کالج کی ایک طالبہ خوش گوار موڈ میں وغیرہ۔

اشتہارات کی تصویروں کو بھی اخبارات و جرائد ہی پھیلاتے ہیں۔ مدیران تصاویر دے کر کئی قسم کے گناہ مول لیتے ہیں:

① تصویر بنانے، شائع کرنے کا گناہ۔

② عورتوں اور مردوں کے جنسی جذبات کو بھڑکانے والی تصویریں دے کر بے حیائی کو پھیلانے کا گناہ۔

③ لوگوں کی نجی زندگی کی خبریں دے کر انہیں عوام کے سامنے لانے کا جرم۔

④ تصویر دے کر صاحبِ تصویر کے جذبۂ خود پسندی اور جذبۂ شہرت کو زبان دینے اور اس میں ان کی مدد کرنے کا جرم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ اپنی کمائی کو حرام میں ملوث کرنے کا گناہ۔

⑥ جو لوگ تصاویر دینے والے اخبارات و جرائد میں کام کرتے ہیں خصوصاً لایعنی اور جذبات کو بھڑکانے والی تصاویر تو وہ بھی اپنی کمائی کو حرام آلودہ کر لیتے ہیں۔ نیز تصویر بنانے اور پھیلانے کے شیطانی کام میں مدیران کی معاونت کرنے کا جرم کرتے ہیں۔

عوام کو چاہیے کہ ایسے اخبارات و جرائد نہ خریدیں جن میں فحش اور جنسی ہیجان پیدا کرنے والی نیز عورتوں کی تصاویر ہوتی ہیں۔ ورنہ وہ بھی اس کارِ نامعقول میں مدیران کے معاون ٹھہرتے ہیں۔

تصویر اور بچوں کے ملبوسات:

دورِ حاضر میں بچوں کے ریڈی میڈ کپڑے خریدنے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ ریڈی میڈ کپڑے تیار کرنے والے لڑکیوں کے لیے غیر ساتر کپڑے تیار کرتے ہیں نیز مردانہ کپڑوں جیسے کپڑے بناتے ہیں۔ لڑکوں کے لیے پیوند لگی اور ٹاکیاں لٹکی ہوئی قمیصیں اور پتلونیں تیار کی جا رہی ہیں۔ ان کپڑوں پر انگلش عبارتوں اور تصویروں والے اسٹکر لگا دیتے ہیں۔ ان انگلش عبارات میں بڑے فحش جملے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کے مذہبی جملے بھی دے دیے جاتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: مصنوعات پر کندہ نقش اور حروف)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے لیے ایسے تصویروں والے، غیر ساتر، انگلش حروف کی آرائش والے ریڈی میڈ کپڑوں کے متعلق کہا جائے کہ یہ مت خریدیں اور مت پہنیں تو عورتیں جواب دیتی ہیں کہ کیا کریں مجبوری ہے۔ بازار سے ملتے ہی ایسے ہیں۔ نیز کہا جاتا ہے کہ بچوں کو ایسے کپڑے پہنانے میں کوئی حرج نہیں بڑے ہوں گے تو نہیں پہنائیں گے۔ دل چسپ بات یہ کہ لڑکا یا لڑکی سترہ اٹھارہ سال کے بھی ہو جائیں تو مائیں کہتی ہیں: ابھی یہ چھوٹے بچے ہیں۔ عورتوں کے اس عذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

☆ بغیر تصویر کے کپڑے ڈھونڈنا چاہیں تو ذرا مشکل ہی سے سہی مل جاتے ہیں۔

☆ کپڑے سے تصویر کو مٹایا یا اتارا بھی جا سکتا ہے۔

☆ اگر اسٹکر ہے تو ادھیڑ کر اتار دیں یا اس پر کسی کپڑے کا خوب صورت ٹکڑا سی کر لگا دیں یا کڑھائی کر دیں۔

☆ ریڈی میڈ کپڑے پہننا ہماری مجبوری نہیں، بلکہ کپڑا خود خرید کر درزی سے حسب پسند سلوائے جا سکتے ہیں۔

☆ بچوں کے کپڑے گھر میں تیار کرنا چاہییں تاکہ حسب پسند اور حسب شریعت تیار کیے جا سکیں۔

☆ ریڈی میڈ کپڑے خاصے مہنگے ہوتے ہیں۔ جب کہ ریڈی میڈ کپڑوں کی ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیمت میں گھر میں زیادہ کپڑے تیار کیے جاسکتے ہیں۔

☆ ہماری مائیں بڑوں کے کپڑوں سے جو کپڑا بچتا تھا اس سے بچوں کے کپڑے سی لیتی تھیں بلکہ چھوٹے چھوٹے کپڑے کے ٹکڑوں سے بچوں کے کپڑے سی کر ہدیہ بھی کیا کرتی تھیں۔ اب بھی ایسا ہی کیا جاسکتا ہے۔

☆ ریڈی میڈ کپڑے پہن کر بچہ مسلمان بچہ نہیں بلکہ کسی ہندو، عیسائی اور یہودی کا بچہ لگتا ہے۔ شاید مائیں بچوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کے ہی رُوپ میں دیکھنا پسند کرتی ہیں۔ ان کا یہ دل نہیں چاہتا کہ بچہ کسی مسلمان کے لباس اور روپ میں نظر آئے۔

☆ ماؤں کا کہنا ہے کہ یہ ابھی بچے ہیں۔ یاد رہے کہ بچے حرام حلال اور اچھے برے کے مکلف نہیں، لیکن ان کے والدین ضرور مکلف ہیں، اس لیے بچے کی بجائے تصویر والا اور غیر مسلموں والا لباس پہنانے کا گناہ والدین کو ہوگا۔

☆ بچہ نو، دس سال میں اس بات کا مکلف ہو جاتا ہے کہ اسے ساتر لباس پہنایا جائے جب کہ بالغ ہونے پر خود اس کی بھی یہ ذمہ داری قرار پاتی ہے کہ ساتر لباس پہنے۔ جو مائیں نو دس سال سے زیادہ عمر کے بچے کو بچہ کہہ کر غیر ساتر لباس پہناتی ہیں وہ شرعا درست کام نہیں کرتیں۔

☆ اگر لڑکے کو لڑکی طرح کا اور لڑکی کو لڑکے کی طرح کا لباس پہنایا جائے تو یہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل ہے جس کے کرنے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔

☆ تصویر والا کپڑا ہو تو جب تک تصویر والا لباس پہن رکھا ہے رحمت کے فرشتے قریب بھی نہیں پھٹکتے، ایک منٹ کے لیے سوچیے، اگر کپڑے پر تصویر ہو تو خواتین اپنے بچے کے جسم کو ایک ایسی چیز سے سنوارتی ہیں جو رحمت کے فرشتوں کو ان کے جسم کے قریب نہیں آنے دیتی، حالانکہ یہ معصوم بچہ تو ابھی خود فرشتہ ہے، اس ننھے منے نازک پھول سے ...... فرشتوں کو دور کر کے شیطان اور غضب کے فرشتوں کو اس کے ساتھ رہنے کا سامان کرنا، کیا یہ بچے کے ساتھ پیار اور ہمدردی ہے یا ظلم اور ناانصافی؟

سیاست دان اور تصاویر:

دورِ حاضر کے سیاست دان بھی جمہوریت کے عاشق زار ہیں اور اپنے عشق کے اظہار کے لیے انہیں میڈیا اور تصویر کا سہارا لینا ناگزیر ہے کیوں کہ بی جمہوریت کے ناز نخرے تصویر کا سب سے پہلے مطالبہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو مولانا اپنے حلقے میں کھڑے ہوتے ہیں، انہیں بھی ووٹ کی بھیک حاصل کرنے کے لیے اپنی تصویریں اسی تعداد اور انداز میں دینا پڑتی ہیں جس انداز اور تعداد میں ان کا مقابل اپنی تصویریں دیتا اور پھیلاتا ہے جو دینی جماعتیں سیاست کے ریگ زار میں قدم رکھتی ہیں انہیں بھی سب سے پہلے اپنی تصویر ہی کو عام کرنا پڑتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتخابات کے دنوں میں حالت یہ ہوتی ہے کہ چوراہوں میں تصویریں، اپنے حلقے کی ہر دیوار پر مسلسل تصویروں کی قطاریں، چوراہوں اور چوکوں پر بڑی بڑی جہازی سائز تصویریں، حتّٰی کہ اس حلقے کے بچوں کے ہاتھوں میں اس بی جمہوریت کے عاشق زاروں کی تصویریں ہوتی ہیں۔

سیاست دان تصویر دے کر اپنی زندگی اور اپنے پیشے سے برکت اور رحمت کو دیس نکالا دے کر اس شیطانی ابلیس کو اپنا مصاحب بنا لیتے ہیں جس نے جمہوریت کے طاغوت کو عصرِ حاضر کی بین الاقوامی سیاست میں اسلام کے مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے۔

اس طرح سیاست دان بیک وقت ایک نہیں کئی طرح کے کئی کبیرہ گناہوں کی دلدل میں جا پھنسے ہیں۔ مثلاً

☆ اسلام کے مقابلے میں جمہوریت کے نظام کا حصہ بن جانا

☆ طاغوت کی مدد کرنا

☆ سیاست کی غلام گردشوں میں چلتے ہوئے ان تمام منکرات کو جائز سمجھنا جن سے اسلام نے کھلم کھلا منع کیا ہے۔ مثلاً اپنی تعریف آپ کرتے ہوئے کہنا، آپ کا خادم، باوقار، غریبوں کا ہمدرد، وغیرہ، جھوٹ بولنا، جھوٹ بولنے والوں کے جتھے میں شامل ہونا، جمہوریت اور ووٹ کے لیے کوشش کرنا، اس راہ میں مال اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلاحیتیں بھی داؤ پر لگا دینا، ایک ایک آدمی کے سامنے جا کر اس سے ووٹ کی بھیک مانگنا، عوام سے کیے ہوئے وعدے پورے نہ کرنا، آئے روز بیان بدلنا اور پارٹیاں بھی بدلتے رہنا، کروڑوں روپیہ صرف کر کے میئر، کونسلر، ایم این اے یا ایم پی اے بننے کی ہوس میں ضائع کر دینا وغیرہ۔

☆ سیاست دان اپنی تصویریں عام کر کے اپنے حاسدین اور دشمنوں میں اپنے ہاتھوں اضافہ کرتے جاتے ہیں اور پھر اپنی حفاظت کے لیے کئی طرح کے حفاظتی اقدامات کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جن پر اخراجات بھی اٹھتے ہیں اور وہ اقدامات بھی قابلِ اعتماد نہیں ہوتے۔

ایک مسلمان، اللہ کا بندہ نہ طاغوت کا حامی بن سکتا ہے نہ ہی اس کو عام کرنے والا، نہ تصویر دے سکتا ہے نہ ووٹ کی بھیک مانگ سکتا ہے۔ سیاست کے ان تمام بکھیڑوں سے اپنے نفس اور اپنی کوشش کو بچا بچا کر رکھتا ہے۔

یاد رہے کہ ایسے نظامِ سیاست میں اپنا ووٹ بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے اور اس میں دل چسپی بھی نہیں لینا چاہیے کہ یہ ایک لایعنی کام ہے۔

کرنسی نوٹ، شناختی کارڈ اور ٹکٹ:

دو قسم کی تصویریں ایسی ہیں جنہیں نہ چاہتے ہوئے بھی حکومت کے جبر کی وجہ سے ہر شخص انہیں رکھنے پر مجبور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① کرنسی نوٹوں اور سکوں پر دی گئی تصویر ② شناختی کارڈ یا دیگر حکومتی دفتری امور کے لیے تصویر کا لازمی قرار دیا جانا۔

تصویر کے یہ دو معاملے مکمل طور پر حکومت کے ہاتھ میں ہیں۔ ایک مسلمان سربراہِ حکومت ہو یا پارلیمنٹ میں بیٹھے اراکین یا وزیر خزانہ ہوں، ان سب کا فرض ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام کو ہمہ وقت پیشِ نظر رکھیں اور جو کام اللہ نے حرام قرار دیے، جن کو ممنوع قرار دیا، ان تمام کاموں سے باز آ جائیں اور پورے ملک کے عوام پر ربِ کریم کی ہدایات کے مطابق حلال وحرام کا قانون نافذ کریں اگر یہ لوگ ایسا نہیں کرتے تو یہ صرف اپنے کیے کا وبال ہی اپنے سر نہیں لیں گے بلکہ ایسے گناہ جن سے وہ عوام کو روک سکتے ہیں، انہیں ان گناہوں سے نہ روکنے کا گناہ بھی ان کے سر ہوگا۔

نوٹ اور سکے پر تصویر دینا یا نہ دینا حکومت کا کام ہے۔ اس کا گناہ انہی کے کھاتے میں جائے گا۔ عوام تو مجبور ہیں کہ وہ اس پر دی گئی تصویر کو برداشت کریں۔ حکومت قومی شخصیات کی بجائے سکوں اور نوٹوں پر قومی عمارات یا پہاڑی سلسلوں کی یا قومی شہروں اور دریاؤں کی، یا اسی قسم کی دیگر بے جان چیزوں کی تصویر دے سکتے ہیں۔ شناختی کارڈ، لائسنس، پاسپورٹ، طالب علم کی رول نمبر سلپ وغیرہ کا بھی یہی معاملہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شناخت کے لیے سب سے بہتر، سب سے زیادہ قابلِ اعتماد اور صدیوں سے آزمودہ طریقہ کسی شخص کی انگلیوں کے نشانات ہیں۔

حکومت چاہے تو ٹکٹوں سے بھی تصویر ختم کر کے بے جان چیزوں کی تصویریں، قومی شہروں، دریاؤں، پہاڑوں، مسجدوں، عمارتوں کی تصویریں، یا کسی راہنما کا قول وغیرہ ٹکٹوں پر طبع کروا سکتی ہے تاکہ تصویر سے بھی بچ جائیں اور مقصد بھی پورا ہو جائے۔

تصویر والے ٹکٹ کا حل تو یہ ہے کہ استعمال ہو جانے کے بعد اسے فوری طور پر اتار کر پھینک دیا جائے یا قلم سے تصویر پر مسخ کر دی جائے۔

دین کی تبلیغ اور تصویر:

دورِ حاضر میں تصویر ہر گھر میں، ہر کونے میں، ہر چیز پر کنڈلی مارے بیٹھی ہے، اس کا زہر اس قدر میٹھا ہے کہ بڑے بڑے صاحبِ فہم و فراست اور بڑے بڑے صاحبانِ ایمان و عمل کا دل اس بت پُر فریب کی زلفِ گرہ گیر کا اسیر ہوتا جا رہا ہے۔

ابھی چند سال پہلے تک دینی جماعتوں میں سے بعض جماعتیں تصویر شائع کرنے کرانے سے قطعی طور پر دور رہتی تھیں، اسی طرح اکثر علمائے کرام بھی اس سے سختی سے اجتناب کرتے تھے...... لیکن اب صورتِ حال ایسی نہیں۔ تصویر پسند علماء نے بار بار مجلسیں، مشاورت اور مذاکرات کر کے بالآخر بہت سے علماء کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان سے یہ جملہ نکلوا ہی لیا ہے...... لیکن دین کی تبلیغ کے لیے باکراہ تصویر کا استعمال جائز ہے۔

حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ ہر عالم اور ہر مولانا کی تصویر سے حرام اور ممنوع ہونے پر دس دس بارہ بارہ صفحات پر مشتمل خوب صورت، پرزور اور مدلل گفتگو ہے، پھر نا معلوم کیوں اپنے مضمون یا گفتگو کے اخیر میں آئے دن ان کی زبان سے وہ جملہ پھسل ہی جاتا ہے کہ جس کے لیے اتنے تکلف اور تردّد سے مشاورتی و مذاکراتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے ماہنامہ ''محدث'' کا شمارہ جون: ۲۰۰۸)

علماء نے اس پر سوچ بچار کی کہ ٹی وی پر براجمان لوگ فحاشی پھیلانے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بحیثیت سامنے لا رہے ہیں جو ملحدانہ افکار دین کے نام پر پھیلا کر لوگوں میں غلط اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

علماء اس نتیجے پر پہنچے کہ ایسے لوگوں کا توڑ کرنے لیے ضروری ہے کہ علماء بھی ٹی وی چینل اور میڈیا کا ذریعہ استعمال کریں۔ ان کو ٹی وی اور الیکٹرانک میڈیا میں کوئی اور چیز حرام دکھائی نہیں دی حالاں کہ اس میں اور بھی بہت سی حرام چیزیں شامل ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: ٹی وی گھر میں کیوں؟)

علماء کو صرف تصویر ہی ایسی چیز محسوس ہوئی جس کا نام لے کر متعدد احادیث میں اس کے حرام ہونے کا ذکر موجود ہے۔ اس قدر واضح حرام کو سندِ جواز دینے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مختلف توجیہات تلاش کی گئیں۔ مثلاً تصویر مجسم ہو تو ناجائز، کاغذ کپڑے یا کسی چیز پر بنی ہو تو جائز ہے۔ دورِ حاضر کی تصویر جو کیمرے سے لی جاتی ہے یہ عکس ہے تصویر نہیں۔ ٹی وی پر جو تصویر آتی ہے وہ تصویر نہیں برقی ذرات کا مجموعہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

ایک عالم نے ٹی وی اور میڈیا کے استعمال کو تبلیغ دین کے لیے استعمال کرنے کے حق میں پرزور بات کرتے ہوئے کہا: کیا صرف تصویر کی حرمت کی خاطر پوری قوم کو لادین عناصر کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے۔

علمائے کرام کے یہ تمام دلائل اور لوگوں کی بگڑتی ہوئی دینی حالت پر اس قدر تشویش بجا! لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ سب شرعی دلائل اور زمینی حقائق کی روشنی میں واقعی درست ہیں؟

☆ کیمرے کی تصویر عکس ہے یا نقش اس پر بات تفصیل سے گزر چکی ہے اور ہر تصویر تصویر ہی ہے عکس ہرگز نہیں اور نہ ہی ان تصویروں کو کوئی عکسی کہہ کر ان کا ذکر کرتا ہے۔

☆ رہی یہ دلیل کہ اب اضطراری حالت ہے یہ تو اس وقت اضطراری حالت ہوگی جب دین کی تبلیغ کے دیگر تمام ذرائع ختم ہو جائیں یا ان پر پابندی عائد کردی جائے اور ایسا تاقیامت کبھی نہیں ہو سکے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اگر کسی حرام کے ذریعے تبلیغ کا کام درست ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کیوں نہ اپنایا؟ آپؐ بھی نعوذ باللہ نضر بن حارث کی طرح ناچ گانے کی مجلس جما لیتے یا میلوں ٹھیلوں پر بھانڈ میراثیوں کے کھیل دکھا کر ساتھ تبلیغ بھی کر لیتے۔

☆ علمائے سلف کے دور میں بھی تصویر تھی، اور لوگ اس کا سہارا بھی لیا کرتے تھے۔قدیم تاریخ کے تمام جاہلی معاشروں اور بت پرست معاشروں کے حالات پڑھیں تو وہاں تصویر سازوں اور مجسمہ تراشوں کے نام نمایاں ملتے ہیں۔قدیم تاریخ کے تمام بادشاہوں نے تصویری نقوش اور خطوط کے ذریعے اپنی تاریخ اور نظریات محفوظ کیے لیکن اہلِ توحید نے ایسا نہیں کیا آخر کیوں؟ اسی لیے کہ یہ طریقہ حرام تھا۔

☆ اسلام ایک پاک، صاف اور شفاف دین ہے۔جس کا مقصد شرک و بت پرستی اور اس کے مظاہر کو ختم کرنا ہے نہ کہ ان کے مظاہر کو اپنے پھیلاؤ کے لیے استعمال کرنا۔

دین کی تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن یہ اسی طریقے کے مطابق فرض ہے جو طریقہ نبی اکرم ﷺ نے اختیار کیا یا جن طریقوں کے جواز کا حکم ملتا ہے۔

☆ دنیا میں اسلام (اللہ نہ کرے) چند لوگوں تک ہی محدود رہ جائے تب بھی اس چشمہ صافی میں حرام کی غلاظت شامل نہیں کی جا سکتی جب کہ اس وقت الحمدللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اپنے پورے جوبن پر ہے۔

☆ دنیا کے تمام بلاد وامصار میں علمائے کرام جائز طریقوں کے ساتھ اس کی تبلیغ و تعلیم میں مصروف ہیں اور روزانہ اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

☆ اسلام کی تبلیغ کے لیے جائز ذرائع ہی ہر دور میں کفایت کرتے رہیں گے۔ اگر کسی دور میں اس کے برعکس ہونا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کی ضرور پیشین گوئی فرما کر یہ حکم دیتے کہ ایسے میں فلاں فلاں حرام ذریعہ بھی اس کی تبلیغ کے لیے اختیار کر لینا۔

آپ ﷺ نے یہ پیشین گوئی کی کہ اسلام اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا اور آخر زمانے میں پھر اجنبیت کی حالت میں چلا جائے گا جیسا کہ وہ ابتدا میں تھا پس خوش خبری ہے اجنبیوں کے لیے۔(مسلم، کتاب الایمان، مسند احمد: ١٦٨١)

لیکن آپ ؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس وقت حرام ذرائع یا حرام امور بھی مسلمان کے لیے جائز ہو جائیں گے۔

جن علماء نے تصویر کے جواز کو قبول کرلیا ہے ان کی حالت یہ ہے کہ اب مووی میکر ہر جگہ ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ ان کے پروگرام کی وڈیو بنانے کا پورا عملہ اپنے کام میں مصروف رہتا ہے یہاں تک کہ مساجد میں جمعہ وعید کی نماز پڑھاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، خطبہ دیتے ہوئے بھی مووی بنانے اور تصویر لینے کا عمل جاری رکھا جاتا ہے ۔یوں مساجد میں تصویر کشی کا کام کر کے ان کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے، رحمت کے فرشتے جو مساجد میں ہر وقت موجود رہتے ہیں ان کو تصویر کشی کر کے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ مساجد سے نکل جائیں۔

تنظیمِ اسلامی ، جماعت اسلامی، ڈاکٹر ذاکر نائیک، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے راہنما، غرض اکثر جماعتیں مووی اور جدید ذرائع تبلیغ کے سہارے کام کر رہی ہیں لیکن ان کے اجتماعات میں شامل ہونے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ جب کہ بعض لوگ اور جماعتیں ایسے بھی ہیں جو تصویر کی لعنت سے اپنے آپ کو بچا کر دین کا کام تصویر اختیار کرنے والوں کی نسبت زیادہ موثر طریقے سے کر رہے ہیں۔

☆ شہید چیچن کمانڈر ابو داؤد عبدالرحمٰن نے روزنامہ نوائے وقت کو انٹرویو دیتے وقت اپنی تصویر دینے سے انکار کر دیا اور کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی شریعت میں فوٹو گرافی کی اجازت نہیں ہے۔(نوائے وقت ١١ مئی: ١٩٩٦)

☆ ڈاکٹر حمید اللہ پاکستان آئے ان کی تصویر لینے کے لیے فوٹو گرافر آگے بڑھا تو انہوں نے چہرے پر کتاب رکھ لی، اور کہا میں تصویر نہیں بنواتا۔اس کے باوجود ان کے نام اور کام سے کون واقف نہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ افغانستان میں طالبان کے امیر ملا عمر نے پانچ سال حکومت کی اور اس انداز سے حکومت کی کہ صحابہ کرام کے دور کے طریقوں کو دوبارہ رُوشناس کرادیا۔ جب امریکہ نے طالبان کو ختم کرنے کا تہیہ کرلیا اور انہیں نیست ونابود کردیا تو بھی ملا عمر کو نہ وہ دیکھ سکے، نہ پا سکے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ملا عمر کی تصویر تھی ہی نہیں، تصویر ہوتی تو چہرہ شناسی بھی ہوتی، چنانچہ وہ کئی بار دشمنوں کی موجودگی میں ان کے سامنے سے نکل گئے۔

☆ جماعۃ الدعوۃ پاکستان، جیشِ محمد اور اکثر علمائے دیوبند تصویر کے بغیر بڑی کامیابی کے ساتھ اپنا تبلیغی کام سرانجام دے رہے ہیں۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ اسلام کسی بھی دنیوی سہارے کا محتاج نہیں۔ یہ ہماری سطحی سوچ ہے کہ دنیوی سہارے ہی نہیں، ناجائز سہارے بھی اسلام کی تبلیغ کے لیے ناگزیر سمجھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اصلاح فرمائے۔

☆ کسی بھی حرام کا دروازہ ایک بار کھول دیا جائے تو اسے بند کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ خصوصاً ایسا حرام جس میں لوگوں کے لیے کشش بھی ہو اور کفار اور شیاطین اسے بڑے پیمانے پر عام کرنے میں بھی مصروف ہوں۔

جماعتِ اسلامی نے جب فیصلہ کیا کہ وہ مصلحت اور ضرورت کے تحت تصویر استعمال کیا کریں گے اور بعض نے کہا کہ وہ بکراہت استعمال کریں گے لیکن نوبت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بایں جارسید کہ اب ان کی اکثر کتابیں لا یعنی تصویروں سے بھری ہوتی ہیں۔ وہ لوگ خواتین کے پروگراموں اور ریلیوں کی بھی مووویاں بناتے اور انہیں عوامی سطح پر عام کرتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اجتماعی طور پر جماعت اسلامی کے لوگ اب بکراہت نہیں بلکہ شوق اور تکلف کے ساتھ تصویر بنواتے اور تصویر لگواتے ہیں۔

جائز تصویر کون سی؟

ایک شخص عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میں تصویر بنانے کا کام کرتا ہوں اس کا کیا حکم ہے؟ مجھے بتایئے؟ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے قریب آؤ۔ وہ قریب آ گیا۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اور قریب آؤ۔ وہ اور قریب آ گیا۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور کہا: میں تجھ سے وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور ہر تصویر کے بدلے میں ایک جاندار شخص بنایا جائے گا جو اس کو جہنم کی [illegible] دے گا۔ پھر ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو نے کچھ بنانا ہی ہے تو پھر درخت کی یا کسی بے جان چیز کی تصویر بنا۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جس مصور نے فتویٰ پوچھا، اس کے اندر یہ [illegible] تھی کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کی پکڑ اور آخرت کے عذاب سے بچا لے۔ کاش

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اس دور کے مصور حضرات بھی اس مصور کی طرح اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق جیسا بنانے (جان دار کی تصویر) سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کریں۔

معلوم ہوا کہ بے جان اشیاء کے نقش و نگار بنانا جائز ہے۔ ہم اگر اسلامی جذبے سے کام لیں، اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈر جائیں، جان داروں کی اشیا بنانا، رکھنا اور استعمال کرنا چھوڑ دیں تو ہم بے جان چیزوں کی تصاویر سے بھی بہت مفید کام لے سکتے ہیں۔ کہانی، تاریخ، جغرافیہ، خطاطی، سائنس و ٹیکنالوجی، لغت، اشتہارات ہر کام میں ان بے جان چیزوں کی تصاویر اور نمونوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

تعلیم، طب، مختلف مصنوعات اور ان کو سیکھنے سکھانے کا عمل، سراغ رسانی، غرض ان سب میں پہلے بھی بے جان چیزوں کی تصویروں، نقشوں اور خاکوں سے مدد لی جا رہی ہے۔ ہمیں اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اپنے آپ کو جان داروں کی تصویر بنا کر شرکِ فعلی سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کرنی چاہیے۔

جان داروں کی تصویر بنانے کے جرم سے بچ کر ہم اور بھی بہت سے گناہوں سے بچ جائیں گے۔

نامحرم مردوں اور عورتوں کے بنے سنورے چہرے دیکھ کر آنکھوں کے زنا سے اور اداکاروں جیسے ملبوسات، نشست و برخواست، بات چیت، مختلف ہیئر اسٹائل،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میک اپ کے انداز، فاحشہ عورتوں اور مردوں کی سی حرکات کو دیکھنے سے بچ کر ہم ناک، کان اور زبان کے زنا سے محفوظ رہیں گے۔

جرائم کی تحقیق و تفتیش:

جرائم کی تحقیق و تفتیش اور مجرموں کی شناخت کے لیے ان کی شکل کا خاکہ شائع کرنا یا ان کی تصویر شائع کرنا دورِ حاضر میں ناگزیر ضرورت ہے۔ کیونکہ اسلام کے قانونِ فقہ کی رو سے ناگزیر ضروریات کے لیے بعض ناجائز چیزیں بھی جائز ہو جاتی ہیں۔ اس کے متعلق تمام علماء میں اتفاقِ رائے ہے۔

کرنے کا کام:

الحمدللہ ہم مسلمان ہیں۔ ربِّ کریم پر ہمارا ایمان ہے، اس کے کلام پاک کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا ہی ہماری نجات کا سامان ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی اتباع کے بغیر ہم مسلمان بن ہی نہیں سکتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفِ مبارکہ میں شمولیت اختیار کرنے کی خواہش، ارادہ اور پھر اس کے لیے بھرپور تڑپ اور طلب ہمارے اندر موجود ہونی چاہیے کہ یہی صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (ان لوگوں کا راستہ ہمیں دکھا جن پر تو نے انعام کیا) جیسی دعا کا عملی ثبوت ہے۔

دورِ حاضر میں تصویر کا منہ زور سیلاب ہمارے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے، اس لعنت کی وجہ سے اللہ کی رحمت کے فرشتے ہم سے روٹھ چکے ہیں، ان فرشتوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راضی کرنے، اپنے گھروں میں ان کی آمد کو یقینی بنانے، ان کا استقبال کرنے اور رحمت کے فرشتوں سے دوستی کرنے کے لیے آیئے ہم سب مل کر تصویر کا خاتمہ کر دیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز پر صلیب کی تصویر ہوتی اسے کاٹے یا چیرے بغیر نہیں چھوڑتے تھے۔ (ابوداود:۴۱۵۱۔ بخاری:۵۹۵۹)

آج سے یہ ہمارا عہد اور عمل ہونا چاہیئے کہ

☆ جس کتاب پر تصویر ہوگی اسے مسخ کر دیں گے، قلم سے اس کا منہ مٹا دیں گے۔

☆ جس اخبار پر تصویر ہوگی اسے پڑھنے کے بعد پھاڑ دیں گے۔

☆ جس ٹکٹ پر تصویر ہوگی اسے استعمال کرنے کے فوراً بعد اتار کر ٹکڑے کر دیں گے۔

☆ جس چیز کے پیکٹ پر تصویر ہوگی یا تو وہ پیکٹ ضائع کر دیں گے اور چیز کسی دوسرے برتن میں رکھ لیں گے یا پھر تصویر کو قلم سے مٹا دیں گے یا روغن سے یا سیاہی سے مٹا دیں گے۔ اس کام کے لیے ایسا مارکر اپنے پاس رکھیں جس کی سیاہی مٹتی نہیں ہے۔

☆ ایسے کپڑے، جوتے، بستر، برتن غرض کوئی بھی چیز استعمال نہیں کریں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر تصویر ہوگی۔

☆ ایسے بسکٹ وغیرہ نہیں خریدیں گے جن پر تصویر بنائی گئی ہوگی۔

☆ جانوروں کی شبیہ والے کھلونے نہیں خریدیں گے۔

☆ کیمرے والا موبائل اپنے پاس نہیں رکھیں گے تا کہ تصویر بنانے کا خیال ہی نہ آسکے۔

☆ ایسی سی ڈیز دیکھنے سے گریز کریں گے جن میں انسانی یا حیوانی تصویریں ہوں گی۔ بغیر تصویر کے سی ڈی استعمال کریں گے۔

☆ ٹی وی نہیں دیکھیں گے۔

☆ ان تقریبات میں شرکت نہیں کریں گے جہاں مووی یا تصویر بن رہی ہو۔

☆ اگر صحافی ہیں تو تصویر دینے والے اخبارات وجرائد میں کام نہیں کریں گے۔

☆ اگر تصویر بنانے کا پیشہ ہے تو انسانی یا حیوانی تصویر بنانے سے گریز کریں گے۔

☆ اگر سکول میں پڑھاتے ہیں تو بچوں کو صرف بے جان چیزوں کی تصویر بنانا سکھائیں گے۔

☆ اگر کتابوں کے سرورق، اشتہارات وغیرہ کی ڈیزائننگ کرتے ہیں تو جاندار کی تصویر دینے سے اجتناب کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تصویر ہو وہاں جانے سے گریز:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فتحِ مکہ پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جب کہ آپ ﷺ وادیٔ بطحا میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ کعبہ میں جائیں اور سب تصویروں کو (کعبہ میں کافروں نے بنائی ہوئی ہیں) مٹا ڈالیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک کعبہ میں داخل نہیں ہوئے جب تک تصویروں کو مٹا نہیں دیا گیا۔ (ابوداؤد:۴۱۵۶۔ ترمذی:۱۴۷۹)

اس حدیث یہ پتا چلتا ہے کہ جہاں تصویر ہو وہاں داخل بھی نہیں ہونا چاہیے۔ صحابہ کرام کا بھی یہی طریقہ تھا۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب بیت المقدس فتح کیا تو عیسائیوں سے کہا: ہم تمہارے کنیسوں میں اس لیے داخل نہیں ہوتے کہ وہاں تصویریں ہوتی ہیں۔ (بحوالہ فقہ عمر)

عبد یالیل ثقفی اپنے وفد کے ساتھ مسلمان ہونے کے لیے بارگاہِ نبوت میں آتے تصویر کی لعنت کی طرح گناہ ان کے معاشرے میں رچ بس چکے تھے۔ انہوں نے کہا: ”یارسول اللہ ﷺ ہم مسلمان ہوتے ہیں لیکن ہمیں چند چیزوں کی رخصت عطا کیجیے:

۱۔ زنا ہمارے لیے جائز رکھا جائے کیونکہ ہم میں سے اکثر مجرد (چھڑے) رہتے ہیں، اس لیے ہم اس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ہماری قوم کا تمام کاروبار اور ذریعہ معاش سود ہے اس لیے سود خوری جائز رکھی جائے۔

۳۔ شراب ہماری تجارت ہے، ہمارے یہاں انگور کثرت سے پیدا ہوتا ہے، لہٰذا اس سے نہ روکا جائے لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی تینوں درخواستیں رد کر دیں، چنانچہ یہ وفد اپنی شرطیں منوائے بغیر...... اسلام کی نعمت لے کر اپنے گھروں کو لوٹا۔
(سیرت النبی ج:۲)

آج اگر ہم بھی ان کی طرح یہ سوچ لیں کہ تصویر گو ہماری تجارت کا ذریعہ ہے، مصلحتوں کا سہارا ہے، پھر بھی اس سے جان چھڑانا ہی ہے تو یہ بہت آسان کام ہے۔ بس ایک بار صرف یہ طے کر لینے کی ضرورت ہے کہ تصویر سے دوستی نبھانا ہے، یا رحمت کے فرشتوں سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے متعلقہ موضوعات پر
ہماری دیگر کتب

☆ ٹی وی گھر میں کیوں

☆ ٹی وی ایک ہوش ربا قاتل

☆ بچوں پر ٹی وی کے اثرات

☆ طاؤس ورباب

☆ آواز کا فتنہ

☆ رنگ اور رنگینیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

- ☆ تفسیر تفہیم القرآن از مولانا مودودی رحمہ اللہ
- ☆ تفسیر تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ
- ☆ تفسیر تدبر قرآن از امین احسن اصلاحی
- ☆ صحیح بخاری
- ☆ صحیح مسلم
- ☆ سنن ابوداؤد
- ☆ سنن ترمذی
- ☆ سنن ابن ماجہ
- ☆ سنن نسائی
- ☆ فتح الباری شرح صحیح بخاری
- ☆ لسان العرب (لغت)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آپ کے مسائل از مولانا مبشر احمد ربانی

☆ ٹی وی اور ریڈیو کا شرعی حکم از افضال احمد

☆ نسوانی بال اور ان کی آرائش از ام عبد منیب

☆ شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت

☆ تزکیہ نفس میں شکر کا کردار از مریم خنساء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت
کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر............اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا............زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب......اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے......کفالت بہ کسب حلال......حفاظت اوامرو نواہی......اور امارت وخلافت کا علم حاصل کر......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

مدحِ مزمل (مجلد)
مضامینِ مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لومیرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد و عورت کا اہل کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل و تکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاندرات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں ھوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیث نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
نئی منی سوچیں
نئی منی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آہا نکلا چاند